100
احادیث کا مجموعہ
مصنف
ابوالبنات فراز عطاری مدنی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

درود شریف کی فضیلت

جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (معجم اوسط، حدیث 1835)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

پیش لفظ

الحمد للہ! چند سالوں سے رمضان شریف میں عوام و خواص، ائمہ و خطبا کے لئے تحریری کام کرنے کا ذہن ہے تاکہ ڈھونڈنے اور مواد جمع کرنے کی مشقت اٹھائے بغیر، مطالعہ اور درس کا سلسلہ آسان ہو جائے۔ کتاب "خلاصہ تراویح" لکھنے کے بعد پچھلے سالوں میں کچھ مشورے بھی آئے جس پر غور و فکر بھی کیا پھر ذہن یہ بنا کہ میرے اب تک کہ 1800 فتاوی میں جو احادیث موجود ہیں ان کو ایک جمع کر کے ان میں شروحات شامل کی جائیں اور حوالاجات کا اہتمام کیا جائے۔ اللہ پاک کے فضل سے کچھ دنوں میں یہ کام مکمل ہو گیا۔ کتاب میں چند مقامات کے علاوہ صحاح ستہ کی احادیث ہیں اور جہاں مرآۃ المناجیح سے شرح دستیاب تھی وہاں وہی شامل کی گئی ہے۔ چونکہ یہ فتاوی سے الگ کی ہیں اس لئے چند جگہ پر حدیث کا ایک حصہ موجود ہے، پوری حدیث ذکر نہیں کی گئی تاکہ مختصر درس کا سلسلہ بھی ہو سکے۔ تمام حضرات سے عرض ہے کہ اس کا مطالعہ فرمائیں اور جس سے ممکن ہو اس کا درس بھی دے۔ اس کام میں جنھوں نے میرا ساتھ دیا اللہ پاک ان کو دونوں جہانوں میں راحتیں عطا فرمائے اور ان کو اپنے محبوب کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زیارت نصیب فرمائے۔ اللہ پاک اس کتاب کو امت کے

لئے نافع اور میرے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔اس کتاب میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں یا کسی موضوع سے متعلق مشورہ دینا چاہیں تو اس نمبر 03333231223 پر صرف واٹس ایپ کریں۔ آخر میں اس ہستی کا ذکر ضرور کروں گا جس کی نسبت اور فیضان سے آج کچھ لکھنے، بولنے، سمجھنے، سمجھانے کی قابلیت پیدا ہوئی اور وہ ہستی ہے شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ۔اللہ پاک ہمارے مرشد کو عافیت والی طویل عمر عطا فرمائے اور ہمیں ان کا مطیع و فرمانبردار بنائے۔ آمین بجاہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

ابو البنات محمد فراز عطاری مدنی

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

گریجویٹ آف کامرس

6 شعبان المعظم 1445 بمطابق 17 فروری 2023

تاثرات

ماشاء اللہ مولانا فراز مدنی صاحب نے اہم موضوعات پر احادیث کو جمع کر کے خوبصورت انداز میں قارئین کے سامنے پیش کیا ہے کہ عام بندے کے علم میں بھی اضافہ ہو اور دیگر اہل علم حضرات بھی اس سے مستفیض ہو سکیں۔ اللہ کریم ان کی کاوش کو قبول فرمائے اور ان کے لیے صدقہ جاریہ بنائے اور مزید ان کو دین کی خدمت کی توفیق دے۔

ابو احمد مفتی انس رضا قادری

دار الافتاء اہلسنت لاہور

ظہر کی سنت قبلیہ

1) كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَاتَتْهُ الْأَرْبَعُ قَبْلَ الظُّهْرِ، صَلَّاهَا بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ

ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اگر ظہر کی سنت قبلیہ کبھی رہ جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دو سنتوں کے بعد ادا فرماتے۔ (ابن ماجہ، حدیث 1158، جلد 1، صفحہ 366)

شرح: بعض محدثین نے فرمایا کہ ظہر سے پہلے کی چار سنتیں رہ جائیں تو دو رکعت سنت مؤکدہ سے پہلے پڑھے مگر یہ حدیث ان کے قول کو ترجیح دینے والی ہے جنھوں نے دو رکعت سنت مؤکدہ کے بعد فوت شدہ کو پڑھنے کا قول کیا۔ (ماخوذا: حاشیہ سندی، جلد 1، صفحہ 353)

فتاوی رضویہ میں ہے: ظہر کی پہلی چار سنتیں جو فرض سے پہلے نہ پڑھی ہوں تو بعد فرض بلکہ مذہب ارجح (یعنی پسندیدہ ترین مذہب) پر بعد (دو رکعت) سنّتِ بَعدِیہ کے پڑھیں بشرطیکہ ہُنُوز (یعنی ابھی) وقت ظہر باقی ہو۔ (ملخصا: فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ 148)

لوگوں کے دل اللہ کے قبضہ میں

2) إِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ، كَقَلْبٍ وَاحِدٍ، يُصَرِّفُهُ حَيْثُ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب لوگوں کے دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں ایک دل کی طرح جیسے چاہتا ہے انہیں پھیرتا ہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! اے دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دل اپنی فرمانبرداری کی طرف پھیر دے۔

(مسلم، کتاب القدر، جلد4، صفحہ2045، حدیث2654)

شرح: یہ عبارت متشابہات میں سے ہے کیونکہ رب تعالیٰ انگلیوں، ہاتھوں وغیرہ سے پاک ہے مقصد یہ ہے کہ تمام دل اللہ کے قبضہ میں ہیں کہ نہایت آسانی سے پھیر دیتا ہے جیسے کہا جاتا ہے تمہارا کام میری انگلیوں میں ہے، یا میں سوالات کا جواب چٹکیوں میں دے سکتا ہوں۔ یہ دعا کفار و مؤمن، نیک کار و بدکار سب ہی کے لئے ہے یعنی بدکاروں کے دل نیکی کی طرف پھیر دے اور نیک کاروں کے دل نیکی پر قائم رکھ۔ خیال رہے کہ یہ دعا درحقیقت دوسروں کے لئے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سید المعصومین ہیں ان سے گناہ ناممکن ہے، ان کے لئے ہدایت رب تعالیٰ نے ایسی لازم کر دی ہے جیسے سورج کے لیے روشنی یا آگ کے لیے گرمی، اُن کی شان تو بہت بلند ہے۔

(مرآۃ المناجیح، جلد1، حدیث89)

دابۃ الارض

3) تَخْرُجُ الدَّابَّةُ وَمَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، وَعَصَا مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ، عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَتَجْلُو وَجْهَ الْمُؤْمِنِ بِالْعَصَا، وَتَخْطِمُ أَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتِمِ، حَتَّى إِنَّ أَهْلَ الْخِوَانِ لَيَجْتَمِعُونَ، فَيَقُولُ هَذَا: يَا مُؤْمِنُ، وَيَقُولُ هَذَا: يَا كَافِرُ

ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قرب قیامت) ایک جانور نکلے گا اور اس کے پاس سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی اور موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہو گا، پھر مسلمان کے چہرے پر عصا سے نورانی نشان لگائے گا اور انگوٹھی سے کافر کی پیشانی پر کالا نشان لگائے گا یہاں تک کہ ایک محلہ کے لوگ جمع ہوں گے تو یہ کہے گا یہ مؤمن ہے یہ کافر ہے۔ (ابن ماجہ، جلد 5، صفحہ 185، حدیث 4066)

شرح: نورانی نشان سے مراد یہ ہے کہ وہ اس کے چہرے کو منور کر دے گا۔

(حاشیہ سندی، جلد 2، صفحہ 504)

بہار شریعت میں ہے: یہ ایک جانور ہے، اِس کے ہاتھ میں عصائے موسیٰ اور انگشتری سلیمان علیہما السلام ہو گی، عصا سے ہر مسلمان کی پیشانی پر ایک نشان نورانی بنائے گا اور انگشتری سے ہر کافر کی پیشانی پر ایک سخت سیاہ دھبّا، اُس وقت تمام مسلم و کافر علانیہ ظاہر ہوں گے۔ یہ علامت کبھی نہ بدلے گی، جو کافر ہے ہرگز ایمان نہ لائے گا اور جو مسلمان ہے ہمیشہ ایمان پر قائم رہے گا۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 1، صفحہ 126)

گناہ کرنے والی قوم

4)قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ، وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ، فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ

ترجمہ: فرمایا رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو للہ تمہیں لے جائے اور ایسی قوم لائے جو گناہ کریں پھر معافی مانگیں تو اللہ انہیں بخشے۔

(مسلم، جلد4، صفحہ2106، حدیث2749)

شرح: اس حدیث کا مقصد لوگوں کو گناہ پر دلیر کرنا نہیں بلکہ توبہ کی طرف مائل کرنا ہے یعنی اے انسانو! اگر تم بھی فرشتوں کی طرح سارے ہی معصوم بے گناہ ہوتے تو کوئی قوم ایسی پیدا کی جاتی جو غلطی و خطاء سے گناہ کر لیا کرتی پھر توبہ کرتی اسے رب تعالٰی معاف کرتا کیونکہ خلقت رب تعالٰی کی صفات کا مظہر ہے اور جیسے رب کی صفت رزاق ہے ایسے ہی اس کی صفت غفار بھی ہے۔ رزاقیت کا ظہور رزق و مرزوق سے ہوتا ہے غفاریت کی جلوہ گری گناہ اور گنہگار سے ہوتی ہے۔ جو یہ حدیث دیکھ کر گناہ پر دلیر ہو اور پھر گناہ کرے تو کافر ہوا اور یہاں ذکر گناہ کا ہے نہ کہ کفر کا۔ خلاصہ یہ ہے کہ اے گنہگار رب کی رحمت سے مایوس نہ ہو بلکہ توبہ کر لے وہ غفور رحیم ہے تجھ سے گناہ کا صدور تقاضائے حکمت الٰہی ہے تم سے کوئی گناہ نہ ہو یہ ناممکن ہے۔ یہاں سے جانے سے مراد ہلاک کرنا نہیں ہے بلکہ انہیں آسمانوں پر پہنچا دینا، فرشتوں کے ساتھ رکھنا اور زمین پر دوسری قوم قابلِ گناہ کو بسانا مراد ہے۔

(مرآۃ المناجیح، جلد3، حدیث2328)

حضور ﷺ نمکین حسن والے

5)وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقَصَّدًا

ترجمہ: حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے حضور گورے نمکین حسن والے میانہ قد تھے۔ (مسلم، جلد4، صفحہ1820، حدیث2340)

شرح: حسن دو قسم کا ہوتا ہے: ملیح اور صبیح۔ ملیح جس کا ترجمہ ہے نمکین حسن اگرچہ صباحت بھی حسن ہے مگر ملاحت حسن کا اعلیٰ درجہ ہے۔ اس میں فرق بیان سے معلوم نہیں ہو سکتا بلکہ اس کی چھانٹ عاشق کی نگاہ کرتی ہے اس کے بیان سے زبان قاصر ہے۔ یوں سمجھو کہ سفید رنگ صبیح ہے اور سفیدی میں سرخی کی جھلک ہو اور اس میں کشش ہو کہ دل ادھر کھچے اور دیدہ اس کے دیدار سے سیر نہ ہو وہ ملیح ہے یعنی نمکین حسن حضور ایسے ہی حسین تھے۔ (مرآۃ المناجیح، جلد8، حدیث5785)

حسین چہرے والے

6)أُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ إِلَى حِسَانِ الْوُجُوه

ترجمہ: خوبصورت چہرے والوں سے حاجتیں طلب کرو۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج13، ص399، حدیث، 26801)

شرح:اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ خوش رُو حضرات اولیائے کرام ہیں کہ حُسنِ ازلی جن سے محبت فرماتا ہے،(کہ حدیث میں آیا)"جو رات کو کثرت سے نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو دن کی روشنی جیسا حُسن عطا کر دیتا ہے" اور جودِ کامل و سَخائے شامل(بہت زیادہ سخاوت کرنا) بھی انہیں کا حصہ کہ وقتِ عطا شگفتہ روئی جس کا ادنٰی ثمرہ(یعنی جب یہ عطا فرمائیں تو چہرے پر خوشی کے آثار ہونا ان کی سخاوت کی ایک جھلک ہے)۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد30، صفحہ 391)

تم پر میرے ماں باپ قربان

7)عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ: يَا سَعْدُ اِرْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

ترجمہ:روایت ہے حضرت علی سے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہ سنا کہ آپ نے کسی کے لئے اپنے ماں باپ جمع کئے ہوں سواء سعد ابن مالک کے میں نے احد کے دن آپ کو فرماتے سنا کہ اے سعد تیر مارو تم پر میرے ماں باپ فدا۔ (بخاری، جلد5، صفحہ 97، حدیث4059)

شرح:خیال رہے کہ مالک نام ہے ابو وقاص کا لہذا یہ فرمان سعد ابن ابی وقاص سے ہے یعنی احد کے دن آپ کے سوا کسی سے یہ نہ فرمایا فداک ابی و امی یا حضرت علی کو خبر نہ ہوئی ورنہ حضور نے حضرت زبیر سے بھی یہ فرمایا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، جلد8، حدیث6112)

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "مراد یہ ہے کہ اگر میرے پاس قربان کرنے کی کوئی صورت ہوتی تو میں تم پر اپنے ان والدین کو قربان کر دیتا جو مجھے بہت عزیز ہیں۔" (ارشاد الساری، جلد6، صفحہ 298)

شراب پینے والے کی نماز

8)قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا؛ فَإِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا،فَإِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللهُ عَلَيْهِ، وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے شراب پی تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ کرے گا پھر اگر توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول فرمائے گا پھر اگر لوٹے تو اللہ اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہ کرے گا پھر اگر توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلے گا اگر پھر لوٹے تو اللہ اس کی چالیس دین کی نمازیں قبول نہ کرے گا پھر اگر توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلے گا اگر پھر چوتھی بار لوٹے تو اللہ اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہ کرے گا پھر اگر توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول نہ کرے گا اور اسے خبال کی نہر سے پلائے گا۔ (ترمذی، جلد4، صفحہ 290، حدیث 1862)

شرح: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص شراب پی لے اور توبہ نہ کرے تو چالیس دن تک اس کی عبادت میں لذت حضور قلبی میسر نہ ہو گا جس کی وجہ سے وہ عبادات اگرچہ ادا تو ہو جائیں گی مگر قبول نہ ہوں گی نماز فرمایا گیا اور تمام عبادات مراد لی گئیں کہ نماز سب سے افضل عبادت ہے جب وہ ہی قبول نہ ہوئی تو دوسری عبادات بدرجہ اولیٰ قبول نہ ہوں گی کیونکہ شراب ام الخبائث ہے اور نماز ام العبادات جو ام الخبائث پیئے گا وہ ام العبادات کی قبولیت سے محروم رہے گا، شراب سے توبہ چاہیے کہ آئندہ اس کے قریب نہ جانے کا عہد کرے۔ یعنی اگر توبہ کرتے وقت مکمل عہد کیا کہ اب کبھی نہ پئیوں گا پھر شیطان نے بہکا دیا اور پی لی۔ چالیس کا عدد اس لیے بیان ہوا کہ شراب کا اثر چالیس دن تک بدن میں رہتا ہے۔ جو تین بار شراب سے توبہ کر کے توڑ دے تو اب اسے توبہ قبول کی توفیق نہ ملے گی، اب صرف زبان سے تو توبہ کہے گا دل سے توبہ نہ کر سکے گا لہذا یہ توبہ قبول نہ ہو گی، یہ شراب نوشی کی نحوست ہے۔

(مرآۃ المناجیح، جلد 5، صفحہ 3643)

سب سے زیادہ طاقتور کون؟

9) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ـ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ الأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيدُ، فَخَلَقَ الْجبَالَ، فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا، فَاستَقَرَّتْ، فَعَجِبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجبَالِ، فَقَالُوا: يَا رَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنِ الْجِبَالِ قَالَ: نَعَمْ، الْحَدِيدُ. قَالُوا: يَا رَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْحَدِيدِ قَالَ: نَعَمْ، النَّارُ. فَقَالُوا: يَا رَبِّ!

هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ: نَعَمْ، الْمَاءُ، قَالُوا: يَا رَبِّ! فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءَ قَالَ: نَعَمْ، الرِّيحُ، فَقَالُوا: يَا رَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ قَالَ: نَعَمْ، ابْنُ آدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِينِهِ يُخْفِيهَا مِنْ شِمَالِهِ

ترجمہ: روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں فرمایا رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب للہ نے زمین کو پیدا کیا تو زمین ہلنے لگی تو پہاڑوں کو پیدا فرمایا تو انہیں زمین میں گاڑ دیا تو زمین ٹھہر گئی تو فرشتوں نے پہاڑوں کی مضبوطی پر تعجب کیا بولے الٰہی کیا تیری مخلوق میں کوئی چیز پہاڑوں سے بھی زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں لوہا ہے عرض کیا یا الٰہی کیا تیری مخلوق میں کوئی چیز لوہے سے بھی زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں آگ ہے عرض کیا مولا کیا تیری مخلوق میں کوئی چیز آگ سے بھی زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں پانی ہے بولے یا الہ العالمین کیا تیری مخلوق میں کوئی چیز پانی سے بھی زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں ہوا ہے بولے اے پروردگار کیا تیری مخلوق میں کوئی چیز ہوا سے بھی زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں وہ انسان جو داہنے ہاتھ سے خیرات کرے جسے بائیں ہاتھ سے چھپالے

(ترمذی، جلد5، صفحہ 545، حدیث3369)

شرح: ایسا سخی اس سرکش نفس کو تابعدار کرلیتا ہے جو پہاڑ سے زیادہ سخت سمندر و ہوا سے زیادہ طوفانی ہے۔ نفس اولاً تو بخل سکھاتا ہے جب سخاوت کی جائے تو دکھلاوے کو پسند کرتا ہے یہ خفیہ سخاوت کرنے والا نفس کی دونوں خواہشوں کو کچل دیتا ہے اور نفس کی آگ کو بجھا دیتا ہے لہذا بڑا بہادر ہے، نیز خفیہ

صدقہ سے غضب الٰہی کی آگ بجھتی ہے،رضائے الٰہی حاصل ہوتی ہے،یہ نعمتیں پہاڑ،لوہے،آگ،پانی،ہوا سے حاصل نہیں ہو سکتیں لہذا یہ صدقہ ان سب سے بہتر۔

(مرآۃ المناجیح،جلد3،حدیث1923)

تین شخصوں سے قلم اٹھالیا

10) رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الْمُبْتَلَى حَتَّى يَبْرَأَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَكْبُرَ

(ابو داؤد،جلد4،صفحہ139،حدیث4398)

ترجمہ:روایت ہے حضرت علی سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں سے قلم اٹھالیا گیا،سوتا ہوا شخص جب تک جاگ نہ جائے،پاگل یہاں تک کہ عقل والا ہو جائے اور نابالغ جب تک کہ بالغ نہ ہو جائے

شرح:حدیث کا مقصد یہ ہے کہ نابالغ بچہ سوتا ہوا آدمی اور دیوانہ مرفوع القلم ہیں ان پر شرعی احکام جاری نہیں لہذا اگر یہ لوگ اپنی بیویوں کو طلاق دے دیں تو واقع نہ ہو گی۔اسی لیے فقہاء فرماتے ہیں کہ بچہ کی طلاق واقع نہیں ہوتی یوں ہی سوتے میں اگر کوئی طلاق دے دے یا دیوانگی میں تو بھی طلاق نہیں ہوتی۔

(مرآۃ المناجیح،جلد5،حدیث3287)

دولوگوں کا سرگوشی کرنا

11)قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: إِذَا کُنْتُمْ ثَلَاثَۃً فَلَا یَتَنَاجٰی رجلان دُونَ الْآخَرِ حَتّٰی تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنْ یَّحْزَنَہُ

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم تین افراد ہو تو دو آپس میں سرگوشی نہ کرو تیسرے کو چھوڑ کر، یہاں تک کہ تم اور لوگوں سے مل جاؤ اس لیے کہ یہ بات اس تیسرے کو غمگین کرے گی۔ (بخاری، جزء8، صفحہ65، حدیث6290)

شرح: خواہ کسی مجلس میں تین مسلمان ہوں یا کسی راستہ پر جاتے ہوئے تین شخص ہمراہ ہوں یہاں ہمراہی اور مصاحبت مراد ہے لہذا حدیث صاف ہے۔ اگر تین ساتھیوں میں سے دو خفیہ سرگوشی کریں گے تو تیسرے کو اندیشہ ہو گا کہ کوئی بات میرے خلاف طے کی جاوے گی میرے خلاف مشورہ کر رہے ہیں، جب تین سے زیادہ آدمی ہوں تو باقی کسی کو یہ خطرہ نہ ہو گا کہ میرے خلاف سازش ہو رہی ہے۔ خیال رہے کہ یہ ممانعت وہاں ہے جہاں تیسرے کو اپنے متعلق یہ شبہ ہو سکتا ہو اگر یہ شبہ نہ ہو سکے تو بلا کراہت یہ عمل جائز ہے لہذا یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تشریف فرما تھے کہ فاطمہ زہرا حاضر ہوئیں حضور نے انہیں مرحبا کہا اور ان سے کچھ سرگوشی فرمائی۔ (مرآۃ المناجیح، جلد6، حدیث4965)

حالت احرام میں جانور کو قتل کرنا

12)خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالإِحْرَامِ: الْفَأْرَةُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

ترجمہ: پانچ جانور وہ ہیں جنہیں احرام میں قتل کرنے والے پر گناہ نہیں: چوہا، کوّا، چیل، بچھو اور دیوانہ کتا۔ (مسلم، جلد2، صفحہ857، حدیث1199)

شرح: یہ پانچ جانور موذی ہیں یعنی اپنے نفع کے بغیر دوسرے کا نقصان کر دینے والے، ان کا قتل ہر جگہ اور ہر حال میں درست ہے، موذی کی یہ تعریف خیال میں رہے۔ یعنی یہ پانچ جانور چونکہ موذی ہیں کہ ابتداءً لوگوں کو ستاتے ہیں اور بغیر اپنے نفع کے لوگوں کا نقصان کر دیتے ہیں لہذا انہیں ہر جگہ حل و حرم اور ہر حالت حلال و حرام میں قتل کر سکتے ہو۔ حداءۃٌ بروز نِعَنَبَۃٌ اس کے معنے ہیں چیل، اسی سے حُدَیَّۃٌ تصغیر بن جاتی ہے۔ دیوانہ کتا فرمانے سے معلوم ہوا کہ شکاری یا آوارہ یا پالتو کتا مارنا درست نہیں کہ یہ موذی نہیں۔ خیال رہے کہ ان پانچ کا ذکر حصر کے لیے نہیں لہذا یہ حدیث ان احادیث کے خلاف نہیں جن میں زیادہ جانور کا ذکر ہے۔ چنانچہ سانپ، درندہ شکاری موذی جانور جیسے شیر، بھیڑیا وغیرہ بھی حل و حرم میں، احرام و احلال میں قتل کیا جائے۔ بعض علماء نے شیر وغیرہ میں حملہ کی قید لگائی کہ اگر یہ حملہ کریں تو دفاعی طور پر انہیں مارا جا سکتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، جلد4، حدیث2698)

نامحرم کو چھونا

13) لَأَنْ يُطْعَنَ فِي رَأْسِ أَحَدِكُمْ بِمِخْيَطٍ مِنْ حَدِيدٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمَسَّ امْرَأَةً لَا تَحِلُّ لَهُ

ترجمہ: کسی آدمی کے سر کو لوہے کی کنگھی سے زخمی کیا جائے، یہ اس بات سے بہتر ہے کہ وہ ایسی عورت کو چھوئے، جو اس کے لئے حلال نہیں۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 20، صفحہ 211)

شرح: لوہے کو اس لئے خاص کیا کہ یہ تکلیف پہنچانے میں زیادہ سخت و شدید ہے۔ ایسی عورت کو صرف چھونے کی یہ وعید ہے تو اس کے علاوہ مثلاً بوسہ دینا یا صحبت کرنا اس کا کیا وبال ہو گا۔

(التیسیر بشرح الجامع الصغیر، جلد 2، صفحہ 288)

جہاد یا ماں کی خدمت

14) جَاهِمَةَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيرُكَ. فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَالْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا

ترجمہ: جاہمہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی یارسول اللہ میں جہاد کرنا چاہتا ہوں اور آپ سے مشورہ لینے حاضر ہوا ہوں تو فرمایا کیا تیری ماں ہے؟ عرض کیا جی ہاں, فرمایا اسے مضبوط پکڑو کیونکہ جنت اس کے قدموں کے پاس ہے۔ (نسائی، جز6، صفحہ 11، حدیث 3104)

شرح: غالباً اس وقت کفار کا دباؤ زیادہ نہ تھا بعض تھوڑے مسلمان بھی ان کے مقابلہ کے لیے کافی تھے۔ غرضکہ اس وقت غزوہ فرض عین نہ تھا فرض کفایہ تھا۔ اپنی ماں کے پاس رہو اس کی خدمت کرو تمہارے لیے اس وقت جہاد سے بہتر ماں کی خدمت ہے کہ ماں کو تمہاری خدمت کی ضرورت ہے۔ پاؤں کا ذکر فرماکر اشارۃً بتایا کہ ماں کی خدمت اور اس کے سامنے عاجزی دونوں ہی ضروری ہیں۔ خدمت کے ساتھ اکڑ نہ کرے اس کے پاؤں سے لگا رہے تب جنت پائے گا۔

(مرآۃ المناجیح، جلد6، حدیث 4939)

آپ ﷺ کے وضو کا پانی

15) رَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذَالِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَن لَّمْ يُصِبْ مِنْهُ أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ

ترجمہ: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ لوگ آپ ﷺ کے استعمال شدہ اس پانی کے حصول کے لئے کوشش کر رہے تھے جسے کچھ مل گیا اس نے اپنے اوپر مل لیا اور جسے اس میں ذرا بھی نہ ملا اس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری حاصل کی۔ (بخاری، جز1، صفحہ 84، حدیث 376)

ایک اور روایت میں ہے وأذا توضأ النبی ﷺ کادوا یقتتلون علی وضوئہ

ترجمہ: حضور نبی کریم ﷺ جب وضو فرماتے تو ایسا لگتا تھا کہ لوگ آپ ﷺ کے وضو کے پانی کے حصول کے لئے آپس میں لڑ پڑیں گے۔ (بخاری، حدیث189)

شرح: اسے حاصل کرنے اور برکت لینے کے لیے کیوں کہ وہ پانی حضور کے اعضاء سے لگ کر نورانی بھی ہو گیا اور نور گر بھی۔ پھول سے لگی ہوئی ہوا دماغ مہکا دیتی ہے، حضور کے جسم اطہر سے لگا ہوا پانی روح وایمان مہکا دے گا۔ مرقات میں اسی جگہ ہے کہ حضرت ابو طیبہ (رضی اللہ عنہ) نے حضور کی فصد لی اور خون بجائے پھینکنے کے پی لیا۔ خیال رہے کہ ہمارا فضلہ وضو کا پینے کے قابل نہیں کہ وہ ہمارے گناہ لے کر نکلا ہے، حضور کا غسالہ متبرک ہے کیونکہ وہ نور لے کر نکلا۔ بعض مرید اپنے مشائخ کا جوٹھا پانی تعظیم سے استعمال کرتے ہیں ان کی دلیل یہ حدیث ہے۔ (مراۃ المناجیح، جلد2، حدیث773)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ کی امامت

16) أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الحُجْرَةِ يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ، فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ

ترجمہ: حضور ﷺ کے مرض الوصال میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے، جب پیر کا دن آیا لوگ صفیں بنائے نماز ادا کر رہے تھے تو حضور ﷺ نے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھایا اور کھڑے ہو کر ہمیں دیکھنے لگے، گویا حضور ﷺ کا چہرہ انور قرآن کے اوراق کی طرح تھا، پھر آپ ﷺ مسکرائے تو آپ ﷺ کے دیدار کی خوشی میں قریب تھا کہ ہم نماز توڑ دیتے۔

(بخاری، جز1، صفحہ136، حدیث680)

شرح: سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں امامت فرماتے۔ صحابہ کرام کے نماز کے اجتماع کو دیکھ کر نبی پاک صلی اللہ علیہ نے خوشی کا اظہار فرمایا۔ (ارشاد الساری، جلد2، صفحہ44)

سیرت مصطفی میں ہے: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض میں کمی بیشی ہوتی رہتی تھی۔ خاص وفات کے دن یعنی دوشنبہ کے روز طبیعت اچھی تھی۔ حجرہ مسجد سے متصل ہی تھا۔ آپ نے پردہ اٹھا کر دیکھا تو لوگ نماز فجر پڑھ رہے تھے۔ یہ دیکھ کر خوشی سے آپ ہنس پڑے لوگوں نے سمجھا کہ آپ مسجد میں آنا چاہتے ہیں مارے خوشی کے تمام لوگ بے قابو ہو گئے مگر آپ نے اشارہ سے روکا اور حجرہ میں داخل ہو کر پردہ ڈال دیا یہ سب سے آخری موقع تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جمال نبوت کی زیارت کی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رُخِ انور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا قرآن کا کوئی ورق ہے۔ یعنی سفید ہو گیا تھا۔ (سیرت مصطفی، صفحہ544)

ذوالفقار

17) أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بدر کے دن دشمن کی تلوار ذوالفقار بطور تحفہ کے ملی۔ (ابن ماجہ، جز4، صفحہ88، حدیث2808)

شرح: ثم صار الی علی کرم وجهه ترجمہ: (ذوالفقار) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہو گئی تھی۔

(شرح ابن ماجہ للسیوطی، صفحہ202)

سیرت مصطفی میں ہے: چونکہ جہاد کی ضرورت ہر وقت درپیش رہتی تھی اس لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسلحہ خانہ میں نو یا دس تلواریں، سات لوہے کی زرہیں، چھ کمانیں، ایک تیر دان، ایک ڈھال، پانچ برچھیاں، دو مغفر، تین جبے، ایک سیاہ رنگ کا بڑا جھنڈا باقی سفید و زرد رنگ کے چھوٹے چھوٹے جھنڈے تھے اور ایک خیمہ بھی تھا۔ ہتھیاروں میں تلواروں کے بارے میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحریر فرمایا کہ مجھے اس کا علم نہیں کہ یہ سب تلواریں بیک وقت جمع تھیں یا مختلف اوقات میں آپ کے پاس رہیں۔ (سیرت مصطفی، صفحہ555)

پہاڑوں کے برابر نیکیاں لانے والے لوگ

18) لَأَعْلَمَنَّ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ أَمْثَالِ جِبَالِ تِهَامَةَ بِيضًا، فَيَجْعَلُهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هَبَاءً مَنْثُورًا قَالَ ثَوْبَانُ: يَا رَسُولَ اللهِ، صِفْهُمْ لَنَا، جَلِّهِمْ لَنَا، أَنْ لَا نَكُونَ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ. قَالَ: أَمَا إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ، وَمِنْ جِلْدَتِكُمْ، وَيَأْخُذُونَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُونَ، وَلَكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللهِ انْتَهَكُوهَا

ترجمہ: حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: "یقیناً میں اپنی امت کے ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو قیامت کے دن تہامہ کے پہاڑوں کے مثل نیکیاں لے کر آئیں گے لیکن اللہ پاک انہیں باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذروں کی طرح بنا دے گا۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسولَ اللہ! ﷺ، ہمیں ان لوگوں کے اوصاف بتائیں تا کہ ہم لاعلمی میں ان لوگوں میں سے نہ ہو جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ تمہارے ہی مسلمان بھائی ہوں گے، تمہاری طرح راتوں میں عبادت بھی کرتے ہوں گے، لیکن جب وہ لوگ تنہائی میں ہوں گے تو اللہ پاک کی حرمتوں کو پامال کریں گے۔

(ابن ماجہ، جز5، صفحہ 317، حدیث، 4245)

شرح: وہ رات کی عبادت میں سے حصہ پائیں گے لیکن تنہائی میں اللہ پاک کی حرمت کو پامال کرتے ہوں گے۔ (حاشیہ سندی، جلد2، صفحہ 561)

حضرت کعب الاحبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس نے ایک رات بھی اللہ کریم کی ایسے عبادت کی کہ اسے کوئی جاننے والا نہ دیکھے تو وہ گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے اپنی رات سے نکل جاتا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء، جلد 5، صفحہ 420)

حضرت سلیمان بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو نصیحت فرمائی: اگر تم تنہائی میں گناہ کرتے ہوئے اس بات کو سمجھو کہ اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے تو تم نے بڑی جسارت (جرأت و بے باکی) کی اور اگر تمہارا یہ خیال ہو کہ وہ تمہیں دیکھ نہیں رہا تب تو تم نے کفر کیا۔ (احیاء العلوم، جلد 5، صفحہ 129)

جنت واجب ہو گئی

19) قَدِمْتُ المَدِينَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ، فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ، فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا شَرًّا، فَقَالَ: وَجَبَتْ، فَقَالَ أَبُو الأَسْوَدِ: فَقُلْتُ: وَمَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ قَالَ: قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا مُسْلِمٍ، شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ، أَدْخَلَهُ اللهُ الجَنَّةَ فَقُلْنَا: وَثَلاَثَةٌ، قَالَ: وَثَلاَثَةٌ فَقُلْنَا: وَاثْنَانِ، قَالَ: «وَاثْنَانِ» ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الوَاحِدِ

ترجمہ: ابو الاسود فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تو لوگوں کے پاس سے ایک جنازہ گزرا، تو لوگوں نے اس کی تعریف کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "واجب ہو گئی، پھر ایک اور جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کا بھی ذکر خیر کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "واجب ہو گئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی برائی کی۔ اس بار بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "واجب ہو گئی۔ ابو الاسود کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے امیر المومنین کیا چیز واجب ہو گئی؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے وہی بات کہی ہے جو نبی ﷺ نے فرمائی ہے: جس مسلمان کے متعلق چار آدمی بھلائی کی گواہی دے دیں اللہ پاک اسے جنت میں داخل کرے گا۔ ہم نے عرض کی: اور تین لوگ (جس کے حق میں گواہی دیں) تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اور تین آدمی بھی۔ ہم نے عرض کیا: اور دو لوگ (جس کے حق میں گواہی دیں)؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اور دو لوگ بھی۔ پھر ہم نے آپ ﷺ سے ایک شخص کے بارے میں نہیں پوچھا۔

(بخاری، کتاب الجنائز، جز2، صفحہ 97 حدیث 1368)

شرح: یہ حدیث بہت امید افزاء ہے کہ دو مسلمانوں کا بھی کسی کو اچھا کہنا اس کے جنتی ہونے کی علامت ہے۔ رحمت والے نبی کی رحمت دیکھو کہ اس عدد میں شر کا ذکر نہیں صرف خیر کا ذکر ہے، یعنی دو ایک آدمیوں کے برا کہنے سے جہنمی نہ کہا جائے گا ہاں ان کے اچھا کہنے سے جنتی کہا جائے گا۔ مرقات نے فرمایا کہ شریعت میں گواہی کے نصاب دو ہیں، رب تعالٰی فرماتا ہے: وَّ اَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ۔ تو جیسے دو گواہیوں سے مقدمہ ثابت ہو جاتا ہے یونہی دو کی گواہی سے جنتی ہونا ثابت ہو گا۔ یہاں شیخ نے فرمایا کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلتا ہے وہی رب کے ہاں ہوتا ہے، صحابہ کی عرض پر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم گواہوں کی تعداد میں کمی کرتے گئے تو وہاں بھی کمی ہو گئی۔

(مرآۃ المناجیح، جلد2، حدیث1663)

محبت کا اظہار کرنا

20) إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ

ترجمہ: جب کوئی شخص اپنے بھائی سے محبت کرے تو اسے چاہیے کہ اس کو بتادے کہ وہ اس سے محبت رکھتا ہے۔ (ابوداؤد، جز4، صفحہ 332، حدیث5124)

شرح: یہ خبر دینا خوشامد کے لیے یا جھوٹ بولنے کے طریقہ سے نہ ہو بلکہ اس حدیث پر عمل کرنے کے لیے ہو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ان شاء اللہ اسے بھی اس سے محبت ہو جاوے گی اور پھر یہ دو طرفہ محبت بہت پختہ ہو گی یا وہ اس کے لیے دعا کرے گا یہ عمل بہت ہی مجرب ہے۔ محبت کی خبر دینے سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ جب کہ اخلاص سے ہو اور محض اللہ کے لیے ہو دنیاوی لالچ سے نہ ہو۔

(مرآۃ المناجیح، جلد6، حدیث5016)

نوٹ: اس اظہار کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ دوسرا بھی اعلی ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس محبت کے رشتے کو قائم رکھے۔

تنبیہ: اس روایت کا ہرگز معنی یہ نہیں کی آدمی اپنے عشق مجازی کا اظہار کرتا پھرے۔

وہ ہم میں سے نہیں

21) مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا

ترجمہ: جس نے ہمارے ساتھ دھوکا کیا وہ ہم سے نہیں۔ (مسلم، حدیث 101)

شرح: کسی چیز کی (اصلی) حالت کو پوشیدہ رکھنا دھوکا ہے۔ (فیض القدیر، جلد 6، صفحہ 240)

تجارتی چیز کا عیب چھپانا گناہ ہے بلکہ خریدار کو عیب پر مطلع کردے کہ وہ چاہے تو عیب دار سمجھ کر خریدے چاہے نہ خریدے۔ دوسرے یہ کہ حاکم یا بادشاہ کا بازار میں گشت کرنا، دکانداروں سے ان کی چیزوں کی، باٹ ترازو کی تحقیقات کرنا، قصور ثابت ہونے پر انہیں سزا دینا سنت ہے، آج جو یہ تحقیقات حکام کرتے ہیں یہ حدیث سے ثابت ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ تجارتی چیز میں عیب پیدا کرنا بھی جرم ہے اور قدرتی پیدا شدہ عیب کو چھپانا بھی جرم۔ (مرآۃ المناجیح، جلد 4، حدیث 2860)

یاجوج ماجوج

22) وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ، فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا، وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ وَيَقُولُ: لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ

ترجمہ: اور اللہ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا تو ان کا پہلا گروہ بحیر طبریہ پر گزرے گا پھر اس کا سارا پانی پی جائے گا پھر وہاں سے ان کا دوسرا یا آخری گروہ گزرے گا تو کہے گا کہ کبھی یہاں پانی ہوا کرتا تھا

(ترمذی، باب الفتن، حدیث 2240)

شرح: ان کی کثرت کا یہ حال ہو گا کہ دریا کا سارا پانی انکا اگلا حصہ ہی پی جاوے گا اور دریا خشک کر دے گا۔ بحیرہ تصغیر ہے بحر کی، بحیرہ طبریہ شام کے علاقہ میں دس میل لمبا دریا ہے، طبریہ ایک بستی کا نام ہے اردن کے علاقہ میں وہاں یہ دریا ہے اس لیے اسے بحیرہ طبریہ کہتے ہیں۔ (مر آۃ المناجیح، جلد 7، حدیث 5475)

گناہوں کو مٹانے کا نسخہ

23) أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا يَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطٰى إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ

ترجمہ: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس سے اللہ پاک گناہوں کو مٹا دے اور درجات بلند کر دے؟ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: نہ چاہتے ہوئے بھی پورا وضو کرنا، مسجد کی طرف زیادہ قدم چلنا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، تو یہی ہے سرحد کی حفاظت کرنا۔ (مسلم، جز 1، صفحہ 219، حدیث 251)

شرح: خطاؤں سے مراد گناہ صغیرہ ہیں نہ کبیرہ نہ حقوق العباد۔ محو سے مراد ہے بخش دینا یا نامۂ اعمال سے ایسا مٹا دینا کہ اس کا نشان باقی نہ رہے۔ درجوں سے مراد جنت کے درجے ہیں یا دنیا میں ایمان کے درجے۔ ایک وقت کی پڑھ کر دوسری نماز کا منتظر رہنا، خواہ مسجد میں بیٹھ کر، یا اس طرح کہ جسم گھر میں، یا دکان میں ہو اور کان اذان کی طرف اور دل مسجد میں لگا ہو۔ (مراۃ المناجیح، جلد 1، حدیث 282)

تو اور تیرا مال تیرے والد کا

24) إِنَّ لِي مَالًا وَوَلَدًا، وَإِنَّ أَبِي يُرِيدُ أَنْ يَجْتَاحَ مَالِي! فَقَالَ: أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيكَ

ترجمہ: ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس مال اور اولاد دونوں ہیں اور میرے والد میرا مال ختم کرنا چاہتے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: تم اور تمہارا مال دونوں تمہارے والد کے ہیں۔

(ابن ماجہ، جز3، صفحہ 391، حدیث 2291)

شرح: شارحین و فقہاء نے اس کی وضاحت کی ہے کہ اس سے مراد حقیقت میں مالک ہونا نہیں بلکہ حاجت کے وقت مجازاً مالک ہونا مراد ہے یعنی حاجت کے وقت والد اولاد کے مال میں تصرف کر سکتا ہے

لأن معناه إذا احتاج لماله أخذه لا أنه يباح له ماله مطلقا

ترجمہ: اس کا معنی یہ ہے کہ جب والد اولاد کے مال کا محتاج ہو تو اس میں سے لے سکتا ہے نہ کہ مطلقاً مباح ہونا مراد ہے (التیسیر، جلد 2، صفحہ 210)

فإن لم تثبت الحقيقة فلا أقل من أن يثبت له حق التمليك عند الحاجة

ترجمہ: تو جب حقیقت میں ملکیت ثابت نہیں تو کم از کم حاجت کے وقت والد کے لئے مال لینے کا حق ثابت ہوتا ہے۔ (بدائع، جلد4، صفحہ30)

نحوست کن چیزوں میں؟

25)قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نحوست عورت میں اور گھر میں اور گھوڑے میں ہے۔

(بخاری، جز7، صفحہ8، حدیث5093)

شرح: اس حدیث کے بہت معنی کئے گئے ایک یہ کہ اگر کسی چیز سے نحوست ہوتی تو ان تین میں ہوتی، دوسرے یہ کہ عورت کی نحوست یہ ہے کہ اولاد نہ جنے اور خاوند کی نافرمان ہو، مکان کی نحوست یہ ہے کہ تنگ ہو وہاں اذان کی آواز نہ آئے اور اس کے پڑوسی خراب ہوں، گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ مالک کو سواری نہ دے، سرکش ہو۔ بہرحال یہاں شوم سے مراد بدفال نہیں کہ اس کی وجہ سے رزق گھٹ جائے یا آدمی مرجائے کہ اسلام میں بدفالی ممنوع ہے۔ (مرآۃ المناجیح، جلد5، حدیث3087)

زکوۃ لینے والا کوئی نہیں

26) لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيضَ، حَتَّى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكَاةِ مَالِهِ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ، وَحَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَأَنْهَارًا

ترجمہ: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک مال کی کثرت اور ایسی فراوانی نہ ہو جائے کہ آدمی اپنی زکوٰۃ لے کر نکلے گا اور لینے والا کوئی نہیں ملے گا اور جب تک عرب کی زمین چراگاہوں اور نہروں کی طرف نہ لوٹ جائے۔ (مسلم، جز، صفحہ 700، حدیث 157)

شرح: مخلوق مال کی طرف بہت مائل ہو جائے گی اور ہر طرف مال ہی مال ہو گا گویا کہ مال بہہ رہا ہو۔ مال کی کثرت اور لوگوں کی زکوۃ کی طرف توجہ کم ہونے کی وجہ سے کوئی ایسا نہ ملے گا جس کو زکوۃ دی جائے۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 8، حدیث 5440)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: یہ پیشگوئی تو اب دیکھنے میں آرہی ہے، جدہ سے مکہ معظمہ تک سبزہ باغات ہو گئے، عراق کے ریتلے میدان باغوں میں تبدیل ہو چکے۔

(مرآۃ المناجیح، جلد 7، حدیث 5440)

لوگوں کے مرتبے

27)أَنْزِلُوا النَّاس مَنَازِلَهُمْ

ترجمہ:لوگوں کو ان کے درجوں میں اتارو۔ (ابو داؤد، جز4، صفحہ 261، حدیث 4842)

شرح:یعنی تمہارے پاس جس حیثیت کا آدمی آوے اس کی تواضع خاطر، اعزاز و اکرام اس کی حیثیت کے لائق کرو، حضرت عائشہ صدیقہ کھانا کھارہی تھیں ایک اجنبی سائل دروازے سے گزرا آپ نے اسے روٹی کا ٹکڑا بھیج دیا، ایک اجنبی گھوڑاسوار گزراتو آپ نے اس سے کہلا کر بھیجا کہ اگر آپ کو کھانے کی خواہش ہو تو کھانا حاضر ہے، کسی نے ام المؤمنین سے اسی فرق کی وجہ سے پوچھا تو آپ نے یہ ہی حدیث پڑھی معاملات عقائد بلکہ عبادات میں فرق مراتب کرنا ضروری ہے۔

(مرآۃالمناجیح، جلد6، حدیث 4989)

نردشیر کھیلنا

28)مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ

ترجمہ: جس نے نردشیر کھیلا تو گویا اس نے اپنے ہاتھ خنزیر کے گوشت اور اس کے خون میں رنگ دیے۔ (مسلم، جز4، صفحہ 1770، حدیث 2260)

شرح: سؤر کے گوشت و خون میں ہاتھ سانا اسے نجس بھی کرتا ہے اور گھنونا عمل بھی ہے اس لیے اس سے تشبیہ دی گئی۔ خیال رہے کہ نرد شیر کی حرمت پر امت کا اجماع ہے، شطرنج احناف کے ہاں ممنوع ہے، شوافع کے ہاں جائز ہے بشرطیکہ اس میں مالی ہار جیت نہ ہو، نماز یا جماعت نماز نہ جائے، کھیلنے والے گالی گلوچ نہ کریں۔ (مرآۃ المناجیح، جلد6، حدیث4500)

ایک کھیل جو دوہری بساط پر کھیلا جاتا ہے ایک ڈبیا میں کنکریاں یا پلاسٹک کی گوٹیں ہوتی ہیں اور دو نگ ہوتے ہیں جن کو ہلا کر جیسا نگ نکل آتا ہے اس کے مطابق کنکریاں یا گوٹیں آگے بڑھائی جاتی ہیں۔

(معجم المعانی)

نرد کی بنیاد اٹکل اور تخمینہ پر ہوتی ہے۔ (موسوعۃ کویتیہ، مترجم، ج40ص255)

نماز میں شبہ ہونے کا سبب

29) أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرُّومَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُصَلُّونَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُونَ الطُّهُورَ وَإِنَّمَا يُلَبِّسُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ أُولٰئِكَ

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر پڑھی سورۂ روم کی قرأت کی تو آپ ﷺ کو تشابہ لگ گیا، جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا: لوگوں کا کیا حال ہے کہ ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے ہیں۔ طہارت اچھی طرح نہیں کرتے ہم پر یہ ہی لوگ قرآن مشتبہ کر دیتے ہیں۔ (نسائی، جز2، صفحہ156، حدیث947)

شرح: یعنی وضوء و غسل کی سنتیں و مستحبات پورے ادا نہیں کرتے کیونکہ وضوء میں واجب کوئی نہیں۔

(مرآۃ المناجیح، جلد 1، حدیث 295)

جنازے میں چالیس افراد

30) مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ اَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيهِ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، میں نے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایسا کوئی مسلمان نہیں جو مر جائے پھر اس کے جنازے پر چالیس آدمی کھڑے ہوں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں مگر یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی سفارش میت کے بارے میں ضرور قبول فرماتا ہے۔

(مسلم، جزء 2، صفحہ 655، حدیث 948)

شرح: مرقات میں ہے کہ جہاں چالیس مسلمان جمع ہوں ان میں کوئی ولی ضرور ہوتا ہے جس کی دعا قبول ہوتی ہے، اس کی برکت سے دوسروں کی بھی۔۔ اور مسلمانوں سے مراد متقی مسلمان ہیں، ورنہ سینماؤں اور تماشہ گاہوں میں سینکڑوں فساق ہوتے ہیں۔

(مرآۃ المناجیح، جلد 2، حدیث 1660)

کنواری سے زیادہ شرمیلے

31)وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابو سعید خدری سے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بھی زیادہ حیا فرمانے والے تھے جیسے کنواری لڑکی اپنے پردے میں شرمیلی ہوتی ہے اور جب کوئی ناپسند چیز دیکھتے تو ہم چہرہ انور میں اسے پہچان لیتے تھے۔ (بخاری، جز8، صفحہ26، حدیث6102)

شرح: کنواری لڑکی کی جب شادی ہونے والی ہوتی ہے تو اسے گھر کے ایک گوشہ میں بٹھادیا جاتا ہے اسے اردو میں مایوں بٹھانا کہا جاتا ہے، اس جگہ یعنی گھر کے گوشہ کو مائیں کہتے ہیں عربی میں خدر۔ اور اس زمانہ میں لڑکی بہت ہی شرمیلی ہوتی ہے، گھر والوں سے بھی شرم کرتی ہے، کسی سے کھل کر بات نہیں کرتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم اس سے بھی زیادہ تھی، حیاء انسان کا خاص جوہر ہے جتنا ایمان قوی اتنی حیا زیادہ۔ دنیاوی باتوں میں سے کوئی بات یا کوئی چیز حضور انور کو ناپسند ہوتی تو زبان مبارک سے نہ فرماتے مگر چہرہ انور پر ناپسندیدگی کے آثار نمودار ہوجاتے تھے خدام بارگاہ پہچان لیتے تھے۔ ایک دعوتِ ولیمہ پر دو تین آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر شریف میں کھانے کے بعد بیٹھے باتیں کررہے تھے حضور کو ان کے بیٹھنے سے تکلیف ہوئی مگر ان سے نہ فرمایا کہ چلے جاؤ، رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ وَاللهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ تمہارا یہ عمل

ہمارے نبی کی تکلیف کا باعث ہے مگر وہ تم سے حیا فرماتے ہیں رب تعالیٰ نہیں شرماتا، یہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیا۔ (مرآۃ المناجیح، جلد8، حدیث5813)

رکوع سجود پورے کرو

32) أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي

ترجمہ: رکوع سجدے پورے کرو خدا کی قسم میں تم کو اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں

(بخاری، جز1، صفحہ149، حدیث742)

شرح: ظاہر یہ ہے کہ اس میں خطاب تا قیامت سارے مسلمانوں سے ہے۔ معنی یہ ہیں کہ اے میری امت والو! نماز درست پڑھا کرو، تم کہیں ہو اور کبھی ہو میں تمہاری نمازیں دیکھتا ہوں، بعض روایات میں ہے کہ مجھ پر تمہارے رکوع اور سجدے، دل کے خشوع و خضوع پوشیدہ نہیں۔ معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے دلی رازوں سے بھی خبر دار ہیں۔۔۔اور ہو سکتا ہے کہ اس میں خطاب صحابہ سے ہو اور بعد بمعنی خلف ہو یعنی اے صحابہ! تم کسی صف میں اور کہیں ہوں مگر ہماری نگاہیں تمہاری نمازوں کو دیکھتی ہیں۔ معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہیں اندھیرے اجالے میں کھلی چھپی چیزوں کو بے تکلف دیکھ لیتی ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، جلد،2، حدیث868)

قبروں کی زیارت

33)نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِهَا تَذْكِرَةً

ترجمہ: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا تو اب تم قبروں کی زیارت کرو کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلانے کا ذریعہ ہے (ابوداؤد، جز3، صفحہ218، حدیث3235)

شرح: شروع اسلام میں زیارت قبور مسلمان مَردوں عورتوں کو منع تھی کیونکہ لوگ نئے نئے اسلام لائے تھے، اندیشہ تھا کہ بت پرستی کے عادی ہونے کی وجہ سے اب قبر پرستی شروع کردیں، جب ان میں اسلام راسخ ہوگیا تو یہ ممانعت منسوخ ہوگئی، جیسے جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتن استعمال کرنا بھی ممنوع ہوگیا تاکہ لوگ برتن دیکھ کر پھر شراب یاد نہ کرلیں، جب لوگ ترک شراب کے عادی ہوگئے تو برتنوں کے استعمال کی ممانعت منسوخ ہوگئی۔ لیکن اب عورتوں کو زیارت قبور سے روکا جائے یعنی گھر سے زیارت قبور کے لیے نہ نکلیں سوائے روضہ اطہر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کی زیارت کو، نہ جائیں۔ (مرآۃ المناجیح، جلد2، حدیث1762)

قسطنطنیہ فتح ہوگا

34)فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطُنْطِينِيَّةَ

ترجمہ: تو وہ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے (مسلم، جز4، صفحہ2221، حدیث2897)

شرح: قسطنطنیہ روم کا مشہور شہر ہے جسے آج استنبول کہتے ہیں، یہ ایک بار زمانہ صحابہ کرام میں فتح ہو چکا ہے اور اب تک مسلمانوں کے قبضہ میں ہے یہ پھر مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل جاوے گا اور قریب قیامت پھر مسلمان اسے فتح کریں گے۔ (مراۃ المناجیح، جلد 7، حدیث 5421)

بیوی کا شوہر کو سجدہ کرنا

35) لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

ترجمہ: اگر میں کسی شخص کو کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

شرح: اگر مخلوق میں کسی کو سجدہ تعظیمی کرنے کی اجازت ہوتی تو عورت کو حکم دیا جاتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کیونکہ بیوی پر شوہر کے کثیر حقوق ہیں جن کی ادائیگی سے وہ عاجز ہے۔ اس حدیث پاک میں عورت پر شوہر کی اطاعت کرنے کے وجوب میں انتہائی مبالغہ ہے۔ اللہ پاک کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنا حلال نہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 6، صفحہ 369، حدیث 3255)

عورتوں کی کثرت

36)وتکثُرَ النِّسَاءُ، ویقِلَّ الرِّجال حَتَّی یَکُونَ لِخَمْسِینَ امْرَأَۃً الْقَیِّمُ الْوَاحِدُ

ترجمہ: عورتوں کی کثرت ہو گی اور مرد کم ہوں گے یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا ایک کفیل ہو گا۔

(بخاری، جز1، صفحہ27،، حدیث81)

شرح:اس طرح کہ لڑکیاں زیادہ پیدا ہوں گی لڑکے کم، پھر مرد جنگوں وغیرہ میں زیادہ مارے جائیں گے اپنے بیوی بچے چھوڑ جائیں گے ان وجوہ سے عورتوں کی بہتات ہو گی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک خاوند کی پچاس بیویاں ہوں گی کہ یہ تو حرام ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایک خاندان میں عورتیں بیٹیاں پچاس ہوں گی ماں، دادی، خالہ، پھوپھی وغیرہ اور ان کا منتظم ایک مرد ہو گا۔

(مرآۃ المناجیح، جلد7، حدیث5437)

انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے کی فضیلت

37)وَعَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللهُ بِهِ: ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَاخْلُفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ: أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْ أَبِي

سَلَمَةَ أَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنِّي قُلْتُهَا فَأَخْلَفَ اللهُ لِي

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے نبی پاک ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس مسلمان پر کوئی مصیبت آئے اور وہ اللہ پاک کے حکم کے مطابق (إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ) پڑھے اور یہ دعا کرے اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَاخْلُفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا تو اللہ پاک اس کو اس سے بہتر بدل عطا فرمائے گا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب ابو سلمہ فوت ہو گئے تو میں نے سوچا کہ مسلمانوں میں ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر کون ہو گا؟ وہ تو پہلے گھر والے ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی بہر حال میں نے یہ دعا کہہ ہی لی چنانچہ اللہ نے مجھے ان کے بدلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرما دیئے (جو کہ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر تھے)۔

(مسلم، جز2، صفحہ 221،، حدیث918)

شرح: یہ عمل بڑا مجرب ہے فوت شدہ میت اور گمشدہ چیز سب پر پڑھا جائے لیکن جس گمی چیز کے ملنے کی امید ہو اس پر راجعون تک پڑھے اور جس سے مایوسی ہو چکی ہو اس پر پورا پڑھے، مگر ضروری یہ ہے کہ زبان پر الفاظ ہوں اور دل میں صبر۔ (مرآۃ المناجیح، جلد2، حدیث1618)

کتے کی طرح کلائیاں نہ بچھواؤ

38) اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ

سجدے میں اعتدال کرو اور تم میں سے کوئی ایک سجدے میں اپنی کلائیاں کتے کی طرح نہ بچھائے۔

(بخاری، جز1، صفحہ 112، حدیث 532)

شرح: یہ حکم مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے یہ مسئلہ ہے کہ وہ اپنے بازو زمین پر رکھیں اور اپنے پہلوؤں کو اس کے ساتھ ملادیں کہ ہیئت عورت کے پردے کے لئے زیادہ بہتر اور قریب ہے۔

(اشعۃ اللمعات مترجم، جلد2، صفحہ 243، فرید بک اسٹال)

وهذا في حق الرجل فأما المرأةفينبغي أن تفترش ذرا عيها وتنخفض ولا تنتصب كانتصاب الرجل وتلزق بطنها بفخذيها لأن ذلك أسترلها

ترجمہ: یہ مردوں کے لئے ہے پس عورت کے لیے اپنی کلائیاں بچھا کر رکھنا، پست کرنا اور مردوں کی طرح اونچی نہ کرنا اور اپنے پیٹ کو رانوں کے۔ ساتھ ملائے رکھنا مناسب ہے کیونکہ اس میں عورت کے لیے زیادہ پردہ ہے۔

(بدائع الصنائع، جلد1، صفحہ 210)

روحوں کی آپس میں الفت

39) اَلْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ

ترجمہ: روحیں مجتمع لشکر ہیں تو ان میں سے جن کا آپس میں تعارف ہے وہ الفت رکھتی ہیں اور جو اجنبی رہ چکی ہیں وہ الگ رہتی ہیں (بخاری، جز4، صفحہ 133، حدیث 3336)

شرح: یعنی انسانی روحیں بدنوں میں آنے سے پہلے آپس میں مخلوط تھیں اس طرح کہ سعید روحیں ایک گروہ تھیں اور شقی روحیں دوسرا گروہ مگر سعید آپس میں مخلوط مخلوط تھیں اور شقی آپس میں مخلوط۔ مزید لکھتے ہیں: جب یہ روحیں بدنوں میں آگئ تو ہر روح کو اس روح سے الفت ہو گی جس کے ساتھ پہلے خلط ملط رہ چکی ہے اگرچہ دنیا میں مختلف زمانوں مختلف زمینوں میں رہیں۔ (مراۃ المناجیح، جلد6، حدیث 5003)

فرشتوں کو اذیت

40) مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ بَنُو آدَمَ

ترجمہ: جس نے پیاز، لہسن یا گندنا کھائی وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ بے شک فرشتے اس سے اذیت پاتے ہیں جس سے انسانوں کو اذیت ہوتی ہے (مسلم، جز1، صفحہ 395، حدیث 564)

إِن كُنْتُمْ لَا بُدَّ آكِلِيهِمَا فَأَمِيتُوهُمَا طَبْخًا

ترجمہ: اگر تمہیں ضروری کھانا ہو تو انہیں پکا کر مار دیا کرو (ابو داؤد، حدیث 3827)

شرح: جو کچی پیاز یا کچا لہسن کھائے تو جب تک منہ سے بو آتی ہو تب تک کسی مسجد میں نہ آئے، لہذا حقہ پی کر، کچی مولی یا گندنا کھا کر بھی نہ آئے، نیز جس کے کپڑوں یا منہ سے بدبو ظاہر ہو مسجد میں نہ آئے، گندہ دہن کا حکم بھی یہی ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج 1، حدیث 707)

سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ

41) مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

ترجمہ: جو دن میں سو بار سبحان اللہ وبحمدہ پڑھے تو اس کی تمام خطائیں بخش دی جائیں گی اگرچہ سمندر کے جھاگ برابر ہوں۔ (بخاری، جز 8، صفحہ 86، حدیث 6405)

شرح: بے حد و بے شمار خطاؤں سے مراد گناہ صغیرہ ہیں جو حقوق اللہ کے متعلق ہوں، حقوق شرعیہ اور حقوق العباد اس سے علیحدہ ہیں لہذا فوت شدہ نماز، روزے، بندوں کے قرض اس وظیفہ سے معاف نہ ہو جائیں گے وہ تو ادا ہی کرنے ہوں گے۔ (مراۃ المناجیح، جلد 3، حدیث 2296)

اسلام میں بڑھاپا

42)مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: جو شخص اسلام میں بوڑھا ہو تو یہ بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لئے نور ہو گا

(ترمذی، جز4، صفحہ174، حدیث1634)

شرح: سفید ریش والے مؤمن کے لیے قیامت میں نور ہو گا کہ اس کی سفید ڈاڑھی نورانی ہو گی یا نور کا باعث ہو گی اس دن سواء ابراہیم علیہ السلام کے ڈاڑھی کسی کے نہ ہو گی مگر یہ سفید ڈاڑھی چہرہ کے نور کا باعث ہو گی۔ ان دونوں حدیثوں کی بناء پر حضرت علی، سلمہ ابن اکوع، ابی ابن کعب اور بہت صحابہ کرام نے کبھی خضاب نہ لگایا اپنی ڈاڑھی اور سر سفید رکھے، وہ فرماتے تھے کہ چٹی ڈاڑھی نور اور درجات کا باعث ہو گی۔ بعض صحابہ کرام اور حضرت حسن و حسین نے خضاب لگایا گزشتہ احادیث کی بنا پر لہذا دونوں عمل جائز ہیں۔ علماء فرماتے ہیں کہ اگر اپنے شہر میں خضاب کا رواج عام ہو تو خضاب کرنا بہتر ہے، اگر سفید ڈاڑھی کا رواج عام ہو تو سفید رکھنا بہتر اور جہاد کے موقع پر خضاب افضل. یوں ہی اگر ہمارے شہر یا ملک میں یہودی سکھ عام ہوں جو خضاب نہیں کرتے تو خضاب کرنا افضل ہے۔

(مرآۃ المناجیح، جلد6، حدیث4459)

دعا کی قبولیت کی والی گھڑیاں

43)يَوْمُ الْجُمُعَةِ ثِنْتَا عَشْرَةَ يُرِيدُ سَاعَةً، لَا يُوجَدُ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللهَ عَزَّوَجَلَّ شَيْئًا، إِلَّا أَتَاهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ، فَالْتَمِسُوهَا آخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ

ترجمہ: جمعہ کے دن میں ایسی گھڑیاں ہیں کہ بندہ اس میں اللہ پاک سے جس چیز کا سوال کرے اللہ پاک اسے عطا فرماتا ہے تو اسے آخری گھڑیوں میں عصر کے بعد تلاش کرو۔

(ابوداؤد، جز1، صفحہ275حدیث1048)

شرح: یقینی طور پر یہ نہیں معلوم کہ وہ ساعت کب ہے۔غالب یہ ہے کہ دو خطبوں کے درمیان یا مغرب سے کچھ پہلے۔اس ساعت کے متعلق علماء کے چالیس قول ہیں جن میں دو قول زیادہ قوی ہیں: ایک دو خطبوں کے درمیان کا، دوسرے آفتاب ڈوبتے وقت کا۔

(مرآۃ المناجیح، جلد2، حدیث1358، 1357)

بلند عمارت

44)أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم خَرَجَ يَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهُ، فَرَأَى قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ: مَا هَذِهِ قَالَ أَصْحَابُهُ: هَذِهِ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِي نَفْسِهِ، حَتَّى لَمَّا جَاءَ صَاحِبُهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، صَنَعَ ذَلِكَ مِرَارًا، حَتَّى عَرَفَ الرَّجُلُ

الغضبَ فِيهِ وَالإِعْرَاضَ عَنْهُ، فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى أَصْحَابِهِ، وَقَالَ: وَاللهِ إِنِّي لأُنْكِرُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، قَالُوا: خَرَجَ فَرَأَى قُبَّتَكَ، فَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا حَتَّى سَوَّاهَا بِالأَرْضِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا، قَالَ: مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوا: شَكَا إِلَيْنَا صَاحِبُهَا إِعْرَاضَكَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا. فَقَالَ: أَمَا إِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَى صَاحِبِهِ إِلَّا مَا لَا إِلَّا مَا لَا يَعْنِي مَا لَا بُدَّ مِنْهُ

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لے گئے ہم حضور کے ساتھ تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند عمارت دیکھی تو فرمایا یہ کیا ہے ؟صحابہ رضي الله عنھم نے عرض کیا کہ یہ فلاں انصاری کا ہے تو حضور خاموش ہو گئے اور یہ بات دل شریف میں رکھ لی حتی کہ جب اس عمارت کا مالک حاضر ہوا تو آپ کو بھرے مجمع میں سلام کہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا انہوں نے یہ کئی بار کیا حتی کہ ان صاحب نے حضور انور میں اپنے لئے ناراضگی محسوس کر لی تو صحابہ رضی اللہ عنھم سے اس کی شکایت کی اور کہا کہ خدا کی قسم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض پاتا ہوں لوگوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تھے تو تمہاری عمارت دیکھی تھی تو وہ شخص عمارت کی طرف گیا اور اسے ڈھا کر زمین کے برابر کر دیا ایک بار پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو وہ عمارت نہ دیکھی فرمایا اس کا کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اس کے مالک نے آپ کی بے توجہی کا ذکر کیا تو ہم نے اسے خبر دی تو اس نے وہ ڈھا دیا تو فرمایا کہ ہر تعمیر اس کے بانی پر وبال ہے سوائے اس کے جس کی اسے ضرورت ہو۔ (ابوداؤد جز4، صفحہ 360، حدیث 5237)

شرح: یہ ہے حضرات صحابہ کا عشق رسول کہ حضور انور نے انہیں نہ توڑھانے کا حکم دیا نہ یہ فرمایا کہ عمارتیں بنانا جائز نہیں ان حضرات کو صرف اندازہ ہی ہوا ہے کہ شاید حضور اس عمارت کی وجہ سے مجھ سے ناراض ہو گئے تو سوچا کہ یہ عمارت میرے اور محبوب کے درمیان آڑ بن گئی ڈھادی۔ اس ڈھانے میں مال کا برباد کرنا نہیں اور فضول خرچی نہیں بلکہ یار کو منایا ہے، اگر عمارت ڈھانے سے حضور راضی ہو جائیں تو ان شاءاللہ سودا سستا ہے۔ جناب خلیل رضاء الٰہی کے لیے فرزند کو ذبح کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ یہاں ظاہری فتویٰ نہیں چلتے یہ دل جلوں کے معاملے ہیں۔ اگر وبال سے مراد گناہ ہے تو عمارات سے مراد وہ عمارتیں ہیں جو بلا ضرورت فخر و تکبر کے لیے بنائی جائے کہ یہ عمل ناجائز ہے، فخر و تکبر کا ہر کام حرام ہے اور اگر وبال سے مراد آخرت کا بوجھ ہے تب بلا ضرورت کی ہر عمارت اس میں داخل ہے خواہ فخر یہ ہو یا نہیں۔

(مرآۃ المناجیح، جلد7، حدیث5184)

جنت کے دروازوں کا کھلنا

45) إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ، فُتِحَتْ أَبْوَابُ الجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ

ترجمہ: جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کو تالے لگا دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے (مسلم، حدیث758، بخاری حدیث1898)

شرح: جنت کے دروازوں کو رمضان کے علاوہ دیگر مواقع پر بھی کھولا جاتا ہے البتہ رمضان اور غیر رمضان میں ان کے کھلنے میں فرق یہ ہے کہ رمضان کی آمد پر نہ صرف جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں بلکہ دوزخ کے دروازے بند بھی کیے جاتے ہیں نیز رمضان کے علاوہ دیگر مہینوں میں جنت اور دوزخ کے دروازے کبھی کھلتے ہیں کبھی بند ہوتے ہیں مگر رمضان میں سارا مہینا دوزخ کے دروازے بند رہتے ہیں جنت کے کھلے رہتے ہیں۔

(مرقاۃ المفاتیح، جلد4، صفحہ 458، حدیث 1956 / مراۃ المناجیح، جلد3، حدیث 1956)

فرض کا ثواب ستر گناہ

46)مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ من الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ، وَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ

جس نے رمضان میں نیکی کا کام کیا تو گویا اس نے اور مہینوں میں فرض ادا کیا اور جس نے رمضان میں فرض ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور مہینوں میں ستر فرض ادا کئے۔

(صحیح ابن خزیمہ، جلد3، حدیث 1887، المکتب الاسلامی)

شرح: رمضان کی نفل دوسرے مہینوں کی فرض کی برابر ہے اور اس ماہ کی فرض عبادت دوسرے ماہ کی ستر فرائض کی مثل ہے لہذا اگر مکہ معظمہ میں رمضان المبارک میں ایک فرض ادا کیا جائے تو اس کا

ثواب ستر لاکھ فرض کا ہے کیونکہ اور دنوں وہاں ایک کا ثواب ایک لاکھ ہے تو رمضان میں ستر لاکھ اس حساب سے مدینہ منورہ میں ماہ رمضان کی ایک فرض کا ثواب پینتس ۳۵لاکھ ہے یہ زیادتی تو رمضان کے عام دنوں میں ہے شب قدر اور رمضان کے جمعہ کی نیکیاں تو بہت زیادہ ہوں گی۔ان شاءاللہ!۔

(مرآۃالمناجیح،جلد3،حدیث1965)

فجر روشنی میں پڑھو

47)أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ

ترجمہ:فجر کی نماز کو اجالے میں ادا کرو (نسائی،حدیث548)

شرح:حدیث امام اعظم کی قوی دلیل ہے کہ فجر اجیالے میں پڑھنی چاہیئے۔خیال رہے کہ تاریکی میں فجر پڑھنے کی عملی حدیثیں تو ہیں مگر قولی حدیث کوئی نہیں۔ان احادیث میں احتمال ہے کہ شاید مسجد کی تاریکی ہوتی ہو نہ کہ وقت کی مگر اس حدیث میں کوئی تاویل نہیں ہوسکتی،اسی لئے صحابہ کرام فجر اجیالے میں پڑھتے تھے،جیساکہ بہت احادیث سے ثابت ہے.اس حدیث کی تائید دوچیزوں سے ہوتی ہے:ایک یہ کہ مسلم،بخاری نے سیدنا ابن مسعود سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں فجر کی نماز روزانہ کے وقت سے پہلے پڑھی تو اگر حضور روز پو پھٹتے ہی فجر پڑھتے ہوتے تو آج مزدلفہ میں کس وقت پڑھی؟کیا وقت شروع ہونے سے پہلے پڑھ لی؟لہذا اس حدیث کا یہی مطلب ہوگا کہ روزانہ اجالے میں پڑھتے تھے آج اندھیرے میں پڑھی،یہی حنفیوں کا مذہب ہے۔دوسرے یہ کہ

نماز فجر بہت چیزوں میں نماز مغرب کے حکم میں ہے، مغرب میں اجالا سنت ہے تو یہاں بھی اجالا ہی چاہیئے، ہاں وہاں اجالا اول وقت ہوتا ہے، فجر میں آخر وقت۔ (مرآۃ المناجیح، جلد 1، حدیث 614)

سنت سے اعراض کرنے والا

48) فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي

جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ ہم سے نہیں (بخاری، جز7، صفحہ 2، حدیث 5063)

شرح: مکتبہ المدینہ کی کتاب "وہ ہم میں سے نہیں" میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: حضرت علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ہماری سیرت پر عمل پیرا نہیں، ہماری دی ہوئی ہدایت پر گامزن نہیں اور ہمارے اخلاق سے آراستہ نہیں۔

(وہ ہم میں سے نہیں، صفحہ 2)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: یعنی ہماری جماعت سے یا ہمارے طریقہ والوں سے یا ہمارے پیاروں سے نہیں یا ہم اس سے بیزار ہیں وہ ہمارے مقبول لوگوں میں سے نہیں، یہ مطلب نہیں کہ وہ ہماری امت یا ہماری ملت سے نہیں کیونکہ گناہ سے انسان کافر نہیں ہوتا ہاں جو حضرات انبیاء کرام کی توہین کرے وہ اسلام سے خارج ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج6، حدیث 4970)

عذاب قبر کا سننا

49)إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلَى فِي قُبُورِهَا، فَلَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ

ترجمہ: بے شک اس امت کو قبر میں آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے، اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ تم دفن کرنا چھوڑو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذاب قبر میں سے وہ سنادے جو میں سنتا ہوں۔

(مسلم، حدیث 2868)

شرح: ظاہر یہ ہے کہ یہ خطاب سارے مسلمانوں سے ہے نہ کہ صرف صحابہ سے بعض صحابہ اور اولیاء اللہ تو عذاب قبر کو سنتے اور دیکھتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ عذاب قبر ایسی دہشتناک چیز ہے کہ اگر عوام اسے دیکھ لیں تو دہشت سے دیوانے ہو جائیں، اور اپنے مردوں کو دفن کرنا بھول جائیں، یہ مطلب نہیں کہ دفن نہ کرنے سے عذاب نہیں ہوتا، لہٰذا حدیث پر کوئی اعتراض نہیں، کوئٹہ کا زلزلہ دیکھ کر لوگوں کے ہوش اڑ گئے تھے اور بہت سے دیوانے ہو گئے تھے۔

(مرآۃ المناجیح، جلد 1، حدیث 129)

شام اور یمن میں برکت کی دعا

50)اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، وَفِي يَمَنِنَا قَالَ: قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا قَالَ: قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا قَالَ: قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا قَالَ: قَالَ: هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے (ملک) شام میں برکت عطا فرما. ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت عطا فرما." صحابہ نے عرض کیا:"اور ہمارے نجد میں؟" نبی کریم ﷺ نے پھر فرمایا"اے اللہ! ہمارے لئے شام میں برکت عطا فرما ہمارے لئے یمن میں برکت عطا فرما۔"صحابہ نے عرض کیا:"اور ہمارے نجد میں؟"تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"وہاں زلزلے اور فتنے ہونگے اور وہاں شیطان کا سینگ طلوع ہو گا۔ (بخاری، حدیث 1037)

شرح: خدایا ہمارے شام کے مسلمانوں کے دین و دنیا میں برکتیں عطا فرما۔ شام کو یمن پر اس لیے مقدم فرمایا کہ شام ہی میں قیامت قائم ہو گی، وہ ہی فلسطین سے متصل ہے اور فلسطین میں بیت المقدس عمان وغیرہ واقع ہیں، چہل ابدال وہاں ہی رہتے ہیں، بعض لوگوں نے کہا ہے کہ مدینہ منورہ بھی شام ہی کا ایک شہر ہے بہر حال شام بہت افضل علاقہ ہے۔ یمن حضرت اویس قرنی کا وطن ہے وہاں کا ایمان وہاں کی حکمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہے۔ بعض لوگوں نے فرمایا کہ مکہ معظمہ یمن کا ایک شہر ہے یمن ولیوں کا علاقہ ہے، اہل مدینہ کے لیے اکثر غلے دانہ یمن سے آیا کرتے ہیں۔ اس عرض میں

درخواست دعا ہے یعنی یا حبیب اللہ ہمارے نجد کے لیے بھی برکت کی دعا کریں۔ مکہ معظمہ حضور کی ولادت گاہ ہے مدینہ منورہ حضور کی دفن گاہ ہے، یہ دونوں شہر یمن اور شام سے خاص تعلق رکھتے ہیں اس لیے خاص طور پر ان دونوں علاقوں کے لیے خصوصیت سے دعائیں فرمائی جارہی ہیں۔ نجد عرب کا پانچواں مشہور صوبہ ہے یہ ایسا منحوس خطہ ہے کہ حضور رحمت عالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی دعا سے محروم رہا دعا بھی ایسے جوش کے وقت کی یعنی نجد کا خطہ میری دعا کے لائق نہیں اس خطہ کے مقدر میں فتنے زلزلے ہیں۔ چنانچہ پہلے خوارج اور مرتدین نجد سے نکلے پھر عراق سے پھر فارس پھر خراسان سے پھر تاتار سے۔ زلزلے سے مراد ظاہر زلزلے بھی ہیں اور دلوں کے زلزلے انقلابات بھی۔

(مرآۃ المناجیح، جلد8، حدیث 6271)

حافظ قرآن کی شفاعت

51) مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَحَفِظَهُ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ، وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ اسْتَوْجَبَ النَّارَ

ترجمہ: جس نے قرآن پڑھا اور اس کو حفظ کیا اللہ پاک اس کو جنت میں داخل کرے گا اور وہ اپنے گھر والوں میں سے ایسے دس کی شفاعت کرے گا جن پر جہنم میں جانا واجب ہو چکا ہو گا۔

(ابن ماجہ، حدیث 216)

شرح: یہاں دو معنی کا احتمال ہے۔ایک یہ کہ جس نے قرآن پاک حفظ کیا اور اس کی قراءت پر ہیشگی اختیار کی اس کو ترک نہ کیا اور دوسرا یہ کہ جس نے قرآن پڑھا یہاں تک کہ اس کو حفظ ہو گیا۔دونوں معنی کے اعتبار سے عمل کی بھی قید لگانا مناسب ہے کہ اس نے قرآن کے احکام پر عمل کیا کیونکہ بے عمل شخص جاہل شمار کیا جاتا ہے تو اللہ پاک اسے اولا جنت میں داخل کر دے گا اور وہ اپنے گھر والوں میں سے ایسے دس افراد کی شفاعت کرے گا جن پر گناہوں کے سبب جہنم واجب ہو چکا تھا،یہ مراد نہیں کہ جن پر کفر کے سبب جہنم واجب ہوا تھا کیونکہ وہ ایسے کی شفاعت نہیں کرے گا۔

(حاشیہ سندی، جلد 1، صفحہ 94)

پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف

52)لَم اَزَل اَنقُل مِن اَصلَابِ الطَّاهِرِينَ اِلیٰ اَرحَامِ الطَّاهِرَات

ترجمہ: میں ہمیشہ پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل ہوتا رہا۔

(فتاوی رضویہ، جلد30، صفحہ 270)

شرح: شارح بخاری لکھتے ہیں: صحیح اور راجح مذہب یہی ہے کہ حضور ﷺ کے والدین کریمین حضرت سیدنا عبداللہ اور سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہما مسلمان،موحد اور ناجی تھے بلکہ حضور ﷺ کے جملہ آباءوامہات حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ سے لیکر حضرت آدم وحوا تک اہل اسلام اور توحید ہیں.

(فتاوی شارح بخاری، جلد 1، صفحہ 279)

مکھی کے ایک پر میں شفا

53)إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ، ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ، فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الآخَرِ دَاءً

ترجمہ: جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو پوری مکھی کو اس کو غوطہ دے دو پھر اسے نکال کر پھینکو کیونکہ بے شک اس کے ایک پر میں شفاء ہے اور دوسرے میں بیماری ہے۔

(بخاری، حدیث 3320)

شرح: اس فرمان عالی سے معلوم ہو رہا ہے کہ مکھی نجس نہیں ہے پاک ہے اور چونکہ اس میں بہتا ہوا خون نہیں ہے اس لیے پانی، دودھ، شوربے وغیرہ میں ڈوب کر مر جانا اسے نجس نہیں کرتا، یہ بھی معلوم ہوا کہ صرف یہ احتمال کہ شاید مکھی نجاست پر بیٹھ کر آتی ہو، شاید اس پر گندگی لگی ہو اس لیے یہ شوربا ناپاک ہو گیا ہو معتبر نہیں، شریعت ظاہر پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت جانوروں میں زہر و تریاق جمع فرما دیا ہے۔ شہد کی مکھی کے منہ سے شہد نکلتا ہے جو بیماریوں کی شفاء ہے اور اس کے ڈنگ سے زہر نکلتا ہے جو بیماری ہے، بچھو کے ڈنگ میں زہر ہے اور خود بچھو کے جسم کی راکھ زہر کا علاج ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ مکھی پہلے زہریلا بازو ڈالتی ہے تم دوسرے بازوؤں کو غوطہ دے کر پھینکو، زہریلا بازو پہلے ڈالنا اس کی فطری بات ہے، دیکھو چیونٹی کو رب تعالیٰ نے کیسی کیسی باتیں سکھا دی ہیں، گندم جمع کرتی ہے اگر بھیگی گندم ہو تو اسے خشک کرتی ہے پھر ایسے طریقہ سے رکھتی ہے کہ آئندہ نہ بھیگ

سکے، دو ٹکڑے کاٹ کر رکھتی ہے تاکہ اگ نہ جائے، دھنیہ کو نہیں کاٹتی کہ وہ ثابت بھی نہیں اگتا۔ پاک ہے وہ رب بے نیاز جس نے بے عقل جانوروں کو یہ سمجھ بخشی۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر مخلوق کی ہر خاصیت سے خبر دار ہیں حاکم بھی ہیں حکیم بھی صلی اللہ علیہ وسلم۔

(مرآۃ المناجیح، جلد5، حدیث4115)

کھڑے ہو کر پینا

54)عن انس عن النبی ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا، قَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْنَا فَالْأَكْلُ، فَقَالَ: ذَاكَ أَشَرُّ أَوْ أَخْبَثُ

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا اور کھانا؟ فرمایا وہ تو زیادہ برا ہے۔ (مسلم، جز4، صفحہ1600، حدیث2024)

شرح: کوئی چیز کھڑے ہو کر پینا ممنوع ہے پانی ہو یا دودھ یا شربت یا اور کوئی چیز یہ حکم استحبابی ہے یعنی بیٹھ کر پینا مستحب ہے۔ اس حکم سے تین پانی مستثنٰی ہیں: آبِ زمزم، وضو کا بچا ہوا پانی اور بزرگوں کا پس خوردہ پانی کہ ان تینوں پانیوں کو کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے ان کی احادیث بھی آتی ہے، حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے حضور کی پی ہوئی لسی کا بچا ہوا حصہ کھڑے ہو کر پیا.

(مرآۃ المناجیح، جلد6، حدیث4266)

اللہ جمیل ہے

55)إِنَّ اللهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ

بے شک اللہ پاک جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے۔ (معجم اوسط، حدیث6906)

شرح:رب تعالیٰ ذات و صفات میں اچھا ہے، جمیل ہے مخلوق اس کی صفات کی مظہر ہے تو مسلمان کو چاہیے کہ اپنی عادات، صورت، لباس، اعمال اچھے رکھے تا کہ رب تعالیٰ کی صفت جمیل کا مظہر بنے، نیز اس لباس میں رب تعالیٰ کی نعمت کا اظہار ہے جو محبوب ہے، رب تعالیٰ فرماتا ہے:"وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ "اسے تکبر سے کوئی تعلق نہیں۔ (مرآۃ المناجیح، جلد6، حدیث5108)

زم زم ایک چشمہ ہوتا

56) يَرْحَمُ اللهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ، لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ أَوْ قَالَ: لَوْلَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ عَيْنًا مَعِينًا

ترجمہ: اللہ پاک اسماعیل کی والدہ پر رحمت فرمائے اگر وہ زمزم کو چھوڑ دیتیں یا فرمایا کہ زمزم سے چلو نہ بھرا ہوتا تو ضرور زمزم ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔ (بخاری، جز3، صفحہ112، حدیث2368)

شرح: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ پاک کے حکم سے بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنھا اور اسماعیل علیہ السلام کو بے آب و گیاہ جگہ پر چھوڑا جہاں آج بیت اللہ ہے تو بی بی ہاجرہ اور اسماعیل علیہ السلام کو پیاس

کی شدت ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا پانی کی تلاش میں صفا مروہ کی طرف دوڑیں اور سات چکر لگائے۔ آپ کو پانی نہ ملا تو کچھ دیر بعد آپ نے ایک ایک آواز سنی تو دعا کرنا شروع کر دی کہ "اسمع یا ایل" یعنی اے اللہ سن لے، میں اور میرے ساتھ جو ہے وہ آزمائش میں ہیں، تو اسی وقت جبریل علیہ السلام ظاہر ہوئے اور پوچھا تم کون ہو؟ عرض کی ابراہیم علیہ السلام کی گھر والی، وہ مجھے اور میرے بیٹے کو یہاں چھوڑ گئے ہیں۔ تو جبریل علیہ السلام نے اپنا پر مارا تو پانی کا چشمہ جاری ہو گیا۔ بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنھا نے اس کو پیا اور جمع کرنا شروع کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پاک ہاجرہ پر رحم فرمائے اگر وہ جلدی نہ کرتیں تو زم زم زمین پر بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔ (ماخوذ از: عمدۃ القاری، جلد 15، صفحہ 253)

قاتل مقتول آگ میں

57) اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِی النَّارِ

ترجمہ: قاتل مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے (مسلم، جز 3، صفحہ 1308، حدیث 1680)

شرح: اس فرمان عالی کا ظہور آج پورے طور سے ہو رہا ہے۔ بات بات پر مکھی، مچھر، کھٹمل کی طرح انسان قتل کرائے جا رہے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ قاتلوں کو سزا نہیں ملتی تو مقتول کے وارثین ایک کے عوض دو تین کو مار دیتے ہیں پھر وہ لوگ دو کے عوض تین چار کو، اگر عدالتوں سے سزا پوری پوری ملے تو جرموں کی جڑ کٹ جاوے، رب تعالٰی فرماتا ہے: وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ۔ قاتل تو قتل کی وجہ سے

دوزخ میں جاوے گا اور مقتول ارادۂ قتل کی وجہ سے کہ وہ بھی اسی ارادہ سے آیا تھا اس کا داؤنہ چلا یا وار خالی گیا۔ معلوم ہوا کہ گناہ کا پختہ ارادہ بھی گناہ، اللہ تعالیٰ گناہ اور ارادۂ گناہ دونوں سے بچائے۔

(مراۃ المناجیح، جلد 7، حدیث 5390)

دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا

58) إِذَا دَعَوْتَ اللهَ فَادْعُ بِبُطُونِ كَفَّيْكَ، وَلَا تَدْعُ بِظُهُورِهِمَا، فَإِذَا فَرَغْتَ فَامْسَحْ بِهِمَا وَجْهَكَ

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب اللہ پاک سے دعا کرو تو اپنے ہاتھ کی ہتھیلیوں سے دعا کیا کرو اور ہاتھوں کی پشت سے نہ کرو اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیر لو۔ (ابن ماجہ، جزء 2، صفحہ 1272، حدیث 3866)

شرح: دعا کرتے وقت ہاتھوں کی ہتھلیاں چہرے کی طرف اور پشت زمین کی طرف رکھو کیونکہ عموما کسی سے کچھ مانگتے وقت ہاتھوں کو عاجزی کرتے ہوئے بلند کیا جاتا ہے تاکہ جو مانگا جا رہا ہے وہ اس میں ڈال دیا جائے۔ ہاتھوں کی پشت سے نہ کرو کیونکہ یہ دور کرنے کا اشارہ ہے ہاں اگر قحط یا بلا وغیرہ کو دور کرنے کے لئے دعا کرے تو پشت سے کرے۔ دعا مانگنے کے بعد ہاتھ جو چہرے پر پھیر لے تاکہ برکت اس میں لوٹ آئے۔ (فیض القدیر، جلد 1، صفحہ 344)

اقامت کے کلمات

59)عَلَّمَنِی رَسُولُ اللهِ ﷺ ۔۔۔۔ اَلْإِقَامَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً

ترجمہ: حضرت ابو مخذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے نبی پاک ﷺ نے اقامت کے سترہ (17) کلمات سکھائے۔

(ابن ماجہ، جز 1، صفحہ 456، حدیث 709)

ان بلالا کان یثنی الاذان الاقامۃ

ترجمہ: بے شک بلال (رضی اللہ عنہ) اذان و اقامت کے کلمات دو دو بار کہتے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 1، صفحہ 206)

شرح: حنفیوں کے نزدیک اذان کے پندرہ کلمے ہیں اور اقامت کے سترہ۔ یہ حدیث اقامت کے دو ۲ دو ۲ بار ہونے پر حنفیوں کی قوی دلیل ہے کیونکہ اگر اس کے کلمات ایک ایک بار ہوتے تو ۱۳ کلمے ہوتے نہ کہ سترہ، لہذا یہ حدیث گزشتہ حدیث ابن عمر کی ناسخ ہے۔ رہے اذان کے ۱۹ کلمے اس کے متعلق عرض کیا جاچکا ہے کہ یہ حضرت شہادتین آہستہ پڑھ گئے تھے، اس لئے دوبارہ آواز سے کہلوائے گئے، اس دن ۱۹ کلمے کہے، لہذا یہ واقعہ گزشتہ حدیث ابن عمر کے خلاف نہیں۔

(مرآۃ المناجیح، جلد 1، حدیث 644)

قبلہ کی طرف تھوکنا

60)رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ، فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، حَتّٰى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ، فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ فَقَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ، وَإِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبلَةِ، فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُم قِبَلَ قِبْلَتِهِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ، ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ: أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلے کی جانب رینٹھ دیکھی آپ کو ناگوار گزرا حتی کہ ناگواری چہرۂ انور میں دیکھی گئی پھر اٹھے اسے اپنے ہاتھ سے کھرچ دیا پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اپنے رب سے باتیں کرتا ہے اور اس کا رب اس کے اور قبلے کے درمیان ہوتا ہے لہذا کوئی قبلے کی طرف ہرگز نہ تھوکے لیکن بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے پھر اپنی چادر کا کونہ پکڑا اس میں تھوکا پھر اسے مل ڈالا فرمایا یا ایسے کرے (بخاری، جز1، صفحہ90، حدیث405)

شرح: اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ مسجد میں گندگی ڈالنا نبی کریم کی ناراضی کا باعث ہے دوسرے یہ کہ مسجد کو اپنے ہاتھ سے صاف کرنا حضور کی سنت ہے اسی لیے علماء و مشائخ بلکہ اسلامی بادشاہ کبھی اپنے ہاتھ سے بھی مسجد صاف کرتے تھے۔ اس کی رحمت خاص سامنے ہوتی ہے، نیز کعبہ بھی سامنے ہے۔ بعض لوگ نماز کے علاوہ بھی کعبہ کی طرف تھوکنے کو منع کرتے تھے۔

(مراۃ المناجیح، جلد1، حدیث746)

بخار کو برا کہنا

61) لَا تَسُبِّي الْحُمَّى، فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ، كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ

ترجمہ: بخار کو برا مت کہو یہ آدمی کے گناہوں کو ایسے لے جاتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔

(مسلم، جز4، صفحہ 1993، حدیث 2575)

شرح: بیماریاں ایک یا دو عضو کو ہوتی ہیں مگر بخار سر سے پاؤں تک ہر رگ میں اثر کرتا ہے، لہذا یہ سارے جسم کی خطاؤں اور گناہوں کو معاف کرائے گا۔ امام سیوطی نے ایک کتاب لکھی کشف الغمہ فی اخبار الحمی، اس میں بروایت حسن مرفوعًا نقل کیا کہ ایک رات کا بخار تمام خطائیں معاف کرا دیتا ہے، حضرت ابو الدرداء فرماتے ہیں کہ مؤمن کا ایک رات کا بخار ایک سال کا کفارہ ہے، حضرت ابو امامہ فرماتے ہیں کہ بخار جہنم کی بھٹی ہے اللہ تعالٰی اس کی وجہ سے مؤمن کو جہنم سے بچاتا ہے، حضرت ابی ابن کعب نے دعا مانگی تھی کہ خدایا مجھے ایسا بخار نصیب کر جو تیری راہ میں چلنے، تیرے گھر آنے اور تیرے نبی کی مسجد تک پہنچنے سے نہ روکے۔ چنانچہ آپ کو ہمیشہ ہلکا بخار رہتا تھا اور اسی حال میں مسجد وغیرہ جایا کرتے تھے۔ امام اہل سنت اعلٰی حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی فرماتے ہیں کہا الحمدللہ مجھے بھی ہمیشہ ہلکا بخار رہتا ہے مگر اس حالت میں اعلٰی حضرت نے دین کی وہ خدمتیں کیں کہ سُبْحَانَ اللهِ!

(مرآۃ المناجیح، جلد2، حدیث 1543)

بخار جہنم کی بھاپ سے

62) الحُمَّی مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ

ترجمہ: بخار جہنم کی بھاپ سے ہے لہذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔ (بخاری، جز4، صفحہ 121، حدیث 3263)

شرح: جیسے دوزخ کی آگ فقط ظاہری جسم پر ہی نہ ہوگی بلکہ اندرون بدن میں بھی تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَةِ"۔ یوں ہی بخار کی تپش دل و جگر پر بھی ہوتی ہے لہذا اس آگ کے مشابہ ہے۔ صفراوی بخار والے کو ٹھنڈا پانی پلاؤ، اس سے غسل دو یا کپڑا تر کرکے سر اور بعض اعضاء پر رکھو یہ علاج ہر بخار کے لیے نہیں بلکہ خاص بخاروں کے لیے ہے جو عموماً اہل عرب کو ہوتا ہے، ہمارے ہاں بھی بعض بخاروں میں اطباء مریض کے سر پر تو کپڑا بلکہ برف رکھواتے ہیں لہذا یہ عمل طبیب کے مشورہ سے کیا جاوے، ہمارے ہاں کے اکثر بخاروں میں پانی مضر ہوتا ہے۔ احادیث پاک میں بخار والے کو سات مشکیزوں سے نہلانے کا مشورہ بھی دیا گیا ہے مگر وہ ہی بخار گرمی والے۔ حدیث شریف میں ہے کہ مؤمن کا ایک شب کا بخار ایک سال کے گناہ معاف کرا دیتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، جلد6، حدیث 4525)

نام کا اثر

63)أَخْبَرَنِي عَبْدُ الحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، فَحَدَّثَنِي: أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَا اسْمُكَ» قَالَ: اسْمِي حَزْنٌ، قَالَ: بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ: مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي قَالَ ابْنُ المُسَيِّبِ: فَمَا زَالَتْ فِينَا الحُزُونَةُ بَعْدُ

ترجمہ: سعید ابن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے دادا حزن رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ سرکار ﷺ نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کیا نام حزن۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا تم سہل ہو۔ عرض کیا جو میرے باپ نے رکھا ہے اسے نہیں بدلوں گا۔ کہتے ہیں: اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم میں اب تک سختی پائی جاتی ہے۔ (بخاری، جز8، صفحہ 43، حدیث 6193)

شرح: چونکہ حزن کے معنی اچھے نہیں اس لیے آپ ﷺ نے تبدیلی نام کا مشورہ دیا۔ خیال رہے کہ یہ حضور ﷺ کا مشورہ تھا امر نہ تھا اس لیے حضور ﷺ نے کچھ ارشاد نہ فرمایا۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ برے ناموں کا اثر برا ہوتا ہے۔ (مخلصا: مراۃ المناجیح، جلد 6، حدیث 4781)

منت ماننا

64)لَا تَنۡذُرُوا، فَإِنَّ النَّذۡرَ لَا يُغۡنِي مِنَ الۡقَدَرِ شَيۡئًا، وَإِنَّمَا يُسۡتَخۡرَجُ بِهِ من الۡبَخِيلِ

ترجمہ: نذر نہ مانا کرو کیونکہ نذر تقدیر سے کچھ دفع نہیں کرتی بلکہ اس کے ذریعہ کنجوس سے کچھ دلوایا جاتا ہے۔ (مسلم، جز3، صفحہ 1261، حدیث 1640)

شرح: بات بات پر نذر مان لینے کے عادی نہ بنو کہ پھر نذر پورا کرنا مشکل و بھاری معلوم ہوتا ہے یا نذر میں یہ اعتقاد نہ رکھو کہ نذر سے ارادۂ الٰہی و حکم ربانی بدل جاتا ہے کہ یہ عقیدہ غلط ہے یا صدقہ و خیرات صرف نذر کی صورت میں ہی نہ کیا کرو کہ جب کوئی اٹکا تو نذر مانی اور کام نکل جانے پر خیرات کی بلکہ یوں ہی صدقہ کرنے کی بھی عادت ڈالو لہذا یہ نذر سے ممانعت نہیں بلکہ ان چیزوں سے ممانعت ہے لہذا یہ حدیث ان آیات کے خلاف نہیں جن میں نذر پوری کرنے والوں کی تعریف کی گئی ہے۔۔۔ الخ۔

(مراۃ المناجیح، ج5، حدیث 3426)

کثرت سے سجدے کرنا

65)عَلَيۡكَ بِكَثۡرَةِ السُّجُوۡدِ، فَاِنَّكَ لَنۡ تَسۡجُدَ لِلّٰهِ سَجۡدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنۡكَ بِهَا خَطِيۡئَةً

تم پر سجدوں کی کثرت کرنا لازم ہے کیونکہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے جب بھی سجدہ کروگے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سجدے کے بدلے تمہارا ایک درجہ بلند فرمائے گا اور تمہارا ایک گناہ مٹادے گا (مسلم، حدیث488)

شرح: اس طرح کہ نوافل زیادہ پڑھو اور تلاوت قرآن کثرت سے کرو، سجدۂ شکر زیادہ کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ گناہوں کا کفارہ ہے مگر گناہوں سے مراد حقوق اللہ کے گناہ صغیرہ ہیں، حقوق العباد ادا کرنے سے اور گناہ کبیرہ توبہ سے معاف ہوتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، جلد2، حدیث897)

حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی زلفیں

66)کَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم اِلٰی نِصفِ اُذُنَیہِ

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی زلفیں نصف کانوں تک ہوتی تھیں۔ (شمائل ترمذی، صفحہ104، حدیث24)

"کَانَ یَبلُغُ شَعرُہٗ شَحمَۃَ اُذُنَیہِ"

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی زلفیں کانوں کی لو تک پہنچتی تھیں۔

(شمائل، حدیث27)

وضاحت: نبی پاک ﷺ نے مختلف مواقع پر مختلف انداز میں زلفیں رکھی ہیں اور جس نے جس انداز میں دیکھیں اسی کو روایت کر دیا، کبھی نصف کان تک، کبھی کان کی لو تک اور کبھی مبارک کندھوں تک۔ (المواہب اللدنیہ علی الشمائل، صفحہ 104)

تقدیر اور دعا

67) لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ

ترجمہ: تقدیر کو دعا ہی بدل سکتی ہے۔ (ترمذی، جز4، صفحہ 448، حدیث 2139)

وضاحت: تقدیر کے معاملات بڑے نازک ہیں اس میں بحث کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے یہ حدیث پاک ہے اور اس کا معنی کہ تقدیر کی وہ قسم جو کسی کام پر معلق ہوتی ہے اور دعا سے ٹل جاتی ہے۔ بہار شریعت میں ہے: "اور وہ جو ظاہر قضائے معلق ہے، اس تک اکثر اولیا کی رسائی ہوتی ہے۔ اُن کی دُعا سے، اُن کی ہمت سے ٹل جاتی ہے۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 1، صفحہ 16)

پہلی مسجد

68) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلَ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ. قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ، قَالَ: ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى

ترجمہ: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں ہیں میں نے نبی پاک ﷺ سے عرض کی سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ ارشاد فرمایا: مسجد الحرام میں نے عرض کی پھر کون سی؟ فرمایا: پھر مسجد اقصی ، میں نے عرض کی دونوں (کی تعمیر) میں کتنا فاصلہ ہے؟ ارشاد فرمایا: چالیس سال (بخاری، حدیث 3425)

شرح: آدم علیہ السلام نے بحکم خداوندی حضرت جبرئیل کے عرض کرنے پر زمین پر آتے ہی یہ مسجد بنائی. اقصیٰ کے معنی ہیں بہت دور چونکہ بیت المقدس کی مسجد کعبہ معظمہ اور مدینہ طیبہ سے بہت دور ہے اس لیئے اقصیٰ کہلاتی ہے۔ خیال رہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کی بنیاد نہ رکھی بلکہ پہلی بنیادوں پر عمارتیں بنائیں۔ ان دو پیغمبروں کے درمیان ایک ہزار سال سے زیادہ فاصلہ ہے۔ اس حدیث میں یا تو ان دونوں مسجدوں کی بنیادوں کا ذکر ہے کہ آدم علیہ السلام نے توبہ قبول ہوتے ہی کعبۃ اللہ کی بنیاد ڈالی، پھر چالیس سال کے بعد جب آپ کی اولاد بہت ہو گئی اور پھیل گئی تو ان میں سے کسی نے بیت المقدس کی بنیاد رکھی۔ بعض روایات میں ہے کہ خود آدم علیہ السلام نے ہی کعبہ کے چالیس سال بعد بیت المقدس کی بنیاد رکھی یا کوئی خاص تعمیر مراد ہے، جیسا کہ بعض روایات میں ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے تعمیر کعبہ کے چالیس سال بعد یعقوب علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر کی۔ (مرآۃ المناجیح، جلد 1، حدیث 753)

مسجد اقصی میں نماز

69) وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى بِخَمْسِينَ أَلْفِ صَلَاةٍ

ترجمہ: آدمی کی نماز مسجد اقصی میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔

(ابن ماجہ، جز2، صفحہ 417، حدیث 1413)

شرح: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ گھر کی ایک نماز کا ثواب ایک نماز کے برابر ہے، اور محلہ کی مسجد میں ایک نماز کا ثواب گھر کی پچیس نمازوں کے برابر اور جامع مسجد کی ایک نماز محلہ کی مسجد کی پانچسو نمازوں کے برابر، اور مسجد بیت المقدس جو اسلام کا پہلا قبلہ تھی وہاں کی ایک نماز جامع مسجد کی پچاس ہزار نمازوں کے برابر، اور مسجد نبوی شریف کی ایک نماز بیت المقدس کی پچاس ہزار نمازوں کے برابر اور بیت اللہ شریف کی ایک نماز مسجد نبوی کی ایک لاکھ نمازوں کے برابر۔ مگر خیال رہے کہ یہ ثوابوں کا بڑا فرق ہے، رہی مقبولیت اور قرب الٰہی اس کا یہ حال ہے کہ مسجد نبوی کی ایک نماز بیت اللہ شریف کی پچاس ہزار نمازوں کے برابر اسی لیے مہاجرین وانصار مسجد نبوی کی نماز کو دل وجان سے پسند کرتے تھے۔ شعر

مہاجر چھوڑ کر کعبہ بسے آکر مدینہ میں مدینہ ایسی بستی ہے مدینہ ایسی بستی ہے

معلوم ہوا حضور کے قریب عبادات کا ثواب بڑھ جاتا ہے، اسی لیے مسجد نبوی میں صف کا بایاں حصہ داہنے سے افضل ہے کیونکہ وہ روضۂ پاک سے قریب ہے۔ خیال رہے کہ تاقیامت نمازوں کا یہ حال ہے مگر حضور کے پیچھے نمازوں کا ثواب اور مقبولیت ہمارے اندازے سے باہر ہے۔

(مرآۃ المناجیح، جلد1، حدیث 752)

بخیل کون

70) البَخِیلُ الَّذِی مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ

ترجمہ: بخیل ہے وہ شخص جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔

(ترمذی، حدیث 3546)

شرح: کیونکہ درود میں کچھ خرچ تو ہوتا نہیں اور ثواب بہت مل جاتا ہے اس ثواب سے محرومی بڑی ہی بدنصیبی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب بھی حضور کا نام سنے یا پڑھے تو دورد شریف ضرور پڑھے کہ یہ مستحب ہے۔ (مرآۃ المناجیح، جلد2، حدیث 933)

فرشتے پر بچھاتے ہیں

71) وَإِنَّ الْمَلَائِکَۃَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَھَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ

ترجمہ: اور بے شک فرشتے طالب علم کی رضا کے لیے پر بچھاتے ہیں (ابن ماجہ، جز1، صفحہ 150، حدیث 223)

شرح: ظاہر یہ ہے کہ یہاں حقیقی معنی ہی مراد ہیں کہ جب طالب علم علم میں مشغول ہوتا ہے تو اس کا کلام سننے کے لیئے ملائکہ نیچے اتر آتے ہیں اور گفتگو سنتے ہیں جیسا تلاوت قرآن کے موقعہ پر یا قیامت میں طالب علم کے قدموں کے نیچے فرشتے اپنے پر بچھائیں گے یا مطلب یہ ہے کہ طالب علم کے لئے ملائکہ نیاز مندی کا اظہار کرتے ہیں اور اس کی مشقتوں کو آسان کرتے ہیں۔

(مراۃ المناجیح، ج1، حدیث 212)

بیداری میں سرکار صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا دیدار

72)مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ

ترجمہ: جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں دیکھے گا

(بخاری، جز9، صفحہ 33، حدیث 6993)

شرح: جس صحابی نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے قیامت میں بیداری میں دیکھے گا۔ دوسرے یہ کہ جس مسلمان نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے قیامت میں بیداری میں دیکھے گا۔ تیسرے یہ کہ جس مسلمان نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے اپنی زندگی ہی میں بیداری میں دیکھے گا۔ خواص اولیاء تو ظاہر ظہور دیکھیں گے ہم جیسے عوام جن میں ضبط کا مادہ نہیں راز چھپا نہیں سکتے وہ مرتے وقت جب زبان بند ہو جائے گی تب پہلے مجھے دیکھیں گے بعد میں وفات پائیں گے تاکہ وہ راز ظاہر نہ کر سکیں۔

(مراۃ المناجیح، جلد6، حدیث 4609)

جمعہ کی تیسری اذان

73)إِنَّ الأَذَانَ يَوْمَ الجُمُعَةِ كَانَ أَوَّلُهُ حِينَ يَجْلِسُ الإِمَامُ، يَوْمَ الجُمُعَةِ عَلَى المِنْبَرِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا كَانَ فِي خِلاَفَةِ

عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَكَثُرُوا، أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الجُمُعَةِ بِالأَذَانِ الثَّالِثِ، فَأُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ، فَثَبَتَ الأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ

ترجمہ: حضرت سائب ابن یزید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر صدیق و عمر فاروق (رضی اللہ عنہما) کے زمانہ میں جمعہ کی پہلی اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام ممبر پر بیٹھتا، پھر جب حضرت عثمان ابن عفان (رضی اللہ عنہ) کی خلافت کا زمانہ تھا اور جمعہ میں لوگ بڑھ گئے تو آپ نے تیسری اذان دینے کا حکم فرمایا تو مقام زوراپر اذان دی گئی اور یہ پھر اسی طرح جاری رہی۔

(بخاری، جز2، صفحہ9، حدیث916)

شرح: چونکہ یہ اذان ایجاد کے لحاظ سے تیسری ہے اس لیئے اسے ثالث فرمایا گیا۔

(مرآۃالمناجیح، جلد2، حدیث1404)

بچہ کا عقیقہ

74) مَعَ الغُلاَمِ عَقِيقَةٌ، فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا، وَأَمِيطُوا عَنْهُ الأَذَى

ترجمہ: بچہ کے ساتھ عقیقہ ہے تو اس کی طرف سے خون بہاؤ (یعنی جانور ذبح کرو) اور اس سے گندگی دور کرو۔

(بخاری، جز7، صفحہ84، حدیث5471)

شرح: یعنی ہر بچہ کے ساتھ عقیقہ سنت ہے جو اس کی ولادت کے ساتویں روز کیا جائے کہ بچہ کے بال مونڈ دیئے جائیں، بکری ذبح کردی جائے لڑکی کی طرف سے ایک، لڑکے کی طرف سے دو، اسی دن اس کا نام رکھا جاوے، بالوں کی برابر چاندی وزن کر کے خیرات کردی جائے۔ گندگی سے مراد سر کے بال ہیں کیونکہ وہ بال ماں کے پیٹ سے ساتھ آتے ہیں، آلائش میں لتھڑے ہوتے ہیں اگرچہ دائی غسل دیتے وقت انہیں دھو دیتی ہے مگر ان کا سر سے دور کردینا اچھا ہے، بعض شارحین نے فرمایا کہ گندگی دور کر دینے سے مراد بچہ کا ختنہ کر دینا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، جلد6، حدیث4149)

بچے کا نام رکھنا

75) الغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ، وَيُسَمَّى، وَيُحلَقُ رَأْسُهُ

ترجمہ: لڑکا اپنے عقیقہ میں گروی ہوتا ہے ساتویں دن اس کی طرف سے ذبح کیا جائے اور نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے۔ (ترمذی، جز4، صفحہ 101، حدیث1522)

شرح: بچہ دنیاوی آفات و مصیبتوں کے ہاتھوں میں ایسا گرفتار ہوتا ہے جیسے گروی چیز قرض کے قبضہ میں قید ہوتی ہے کہ اس سے مالک نفع حاصل نہیں کر سکتا یا مطلب یہ ہے کہ بچہ کی شفاعت اپنے باپ وغیرہم کے لیے عقیقہ پر موقوف ہے کہ اگر بغیر عقیقہ فوت ہو گیا تو ممکن ہے کہ ماں باپ کی شفاعت نہ کرے۔ بچہ کی ولادت کے ساتویں دن یہ تین کام کیے جائیں: اس کا نام رکھنا، سر منڈوانا استرے سے اور جانور ذبح کرنا سنت یہ ہی ہے اور اگر ساتویں دن نہ ہو سکے تو پندرھویں دن یا جب کبھی بھی عقیقہ

ہو سکے تو ساتویں دن کا حساب لگایا جائے کہ جب بھی عقیقہ کیا جائے اس کی پیدائش سے ایک دن پہلے کیا جائے مثلاً اگر بچہ جمعہ کے دن پیدا ہوا ہے تو جب بھی عقیقہ کیا جائے جمعرات کو کیا جائے۔ سنت یہ ہے کہ بچہ کے سر پر بجائے خون کے زعفران ملا جائے کیونکہ خون نجس ہے اور بدبودار بھی اور زعفران پاک ہے اور خوشبودار بھی۔ (مرآۃ المناجیح، جلد6، حدیث 4153)

امت کا اختلاف

76)اِختِلَافِ اُمَّتِی رَحمَۃ ۔ الشیخ نصر المقدسی فی کتاب الحجۃ مرفوعا والبیھقی فی المدخل عن القاسم بن محمد من قولہ ۔۔قلت : ھذا یدل علی أن المراد اختلافھم فی الأحکام

ترجمہ: میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔

شرح: شیخ نصر مقدسی نے کتاب الحجہ میں مرفوعا روایت کیا اور بیہقی نے مدخل میں قاسم بن محمد سے ان کا قول روایت کیا۔۔۔ میں نے کہا یہ اس بات پر دلالت ہے کہ مراد ان کا احکام میں اختلاف ہے۔

(الدرر المنتشرہ فی الاحادیث المشتھرہ، ص44)

مدینہ میں دگنی برکت

77)اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ بِالمَدِینَۃِ ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَکَّۃَ مِنَ الْبَرَکَۃِ

نبی پاک ﷺ نے دعا کی: اے اللہ جو برکت تو نے مکے میں رکھی ہے مدینے کو اس سے دوگنی برکت والا بنادے۔ (بخاری، جز3، صفحہ 23، حدیث 1885)

شرح: بعض علماء نے برکت سے ظاہری و باطنی برکت مراد لی ہے یعنی مدینہ کی عبادات اور یہاں کے رزقوں میں برکت مکہ معظمہ سے دوگنی دے کہ یہاں کی عبادات کا ثواب مکہ معظمہ کی عبادات سے دوگنا ہو اور یہاں کے غلہ و میوے میں برکتیں مکہ معظمہ سے دوگنی ہوں، اس بنا پر انہوں نے مدینہ منورہ کو مکہ معظمہ سے افضل مانا اور یہاں کی عبادات کا ثواب مکہ معظمہ کی عبادات سے زیادہ قرار دیا، بعض نے فرمایا کہ یہاں رزق کی برکتیں مراد ہیں یعنی حسی برکتیں، وہ فرماتے ہیں کہ ثواب کی برکتیں مکہ معظمہ میں دوگنی ہیں اور روزی کی برکتیں مدینہ پاک میں دوگنا لہذا حدیث ان احادیث کے خلاف نہیں کہ مکہ معظمہ میں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ ہے اور مدینہ منورہ میں ۵۰ ہزار مدینہ پاک کی رزق کی برکتیں تو آج بھی آنکھوں دیکھی جارہی ہیں کہ وہاں پھل فروٹ میسر ہوتے ہیں اور وہاں کی آب وہوا ایسی پیاری ہے کہ مکہ مکرمہ کی نہیں۔ فیصلہ عشق یہ ہے کہ مکہ معظمہ کی عبادت کا ثواب زیادہ اور مدینہ پاک کی عبادات کا قرب زیادہ، درجہ اعلیٰ لہذا برکت قرب و درجہ مدینہ پاک میں دوگنا ہے برکت ثواب مکہ معظمہ میں دوگنا، دونوں حدیثیں درست و صحیح ہیں۔ (مراۃ المناجیح، جلد4، حدیث 2754)

قبر پر بیٹھنا

78)لَأَنْ یَجْلِسَ أَحَدُکُمْ عَلیٰ جَمْرَۃٍ فَتُحْرِقَ ثِیَابَہٗ فَتَخْلُصَ إِلیٰ جِلْدِہٖ خَیْرٌ لَہٗ مِنْ أَنْ یجلس عَلیٰ قَبْرٍ

ترجمہ: تم میں سے کوئی انگارے پر (اس طرح) بیٹھ جائے کہ وہ اس کے کپڑوں کو جلا کر اس کی جلد تک پہنچ جائے اس کے حق میں اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے۔ (مسلم، جزء2، صفحہ667، حدیث971)

شرح: مسلمان کی قبر پر بیٹھنا آگ پر بیٹھنے سے بدتر ہے کہ اس کے کپڑے اور جسم جلیں گے اور اس سے ایمان برباد ہو گا۔ اس حدیث نے گزشتہ حدیث کی تفسیر کر دی کہ وہاں بھی قبر پر بیٹھنے سے مراد قبر پر سوار ہو کر بیٹھنا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج2، حدیث1699)

قرآن حلق سے نیچے نہیں اترے گا

79)یَخْرُجُ فِیکُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلاَتَکُمْ مَعَ صَلاَتِهِمْ، وَصِيَامَکُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ، وَعَمَلَکُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ، وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلاَ يَرَى شَيْئًا، وَيَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ فَلاَ يَرَى شَيْئًا، وَيَنْظُرُ فِي الرِّيشِ فَلاَ يَرَى شَيْئًا، وَيَتَمَارَى فِي الْفُوقِ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول پاک ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں ایک ایسی قوم ظاہر ہو گی کہ تم اپنی نمازوں، روزوں اور اعمال کو ان کی نمازوں، روزوں اور اعمال کے مقابلے میں حقیر جانو گے، اور وہ قرآن پڑھتے ہوں گے حالانکہ وہ ان کے گلے کے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے ایسے خارج ہو جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکال جاتا ہے۔۔ الخ (بخاری، حدیث 5058)

شرح: ان کے دل اس نہیں سمجھیں گے نہ ہی اپنی تلاوت سے کوئی نفع حاصل کر سکیں گے اور نہ ہی ان کا پڑھا ہوا اللہ کی بارگاہ میں مقبول گا۔ (فتح الباری، جلد 7، صفحہ 486)

خادم سے بہتر چیز

80) أَلاَ أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ إِذَا أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا، أَوْ أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا، فَكَبِّرَا ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَسَبِّحَا ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، فَهَذَا خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ

ترجمہ: کیا میں تمہاری اس پر رہنمائی نہ کروں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے؟ جب تم سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو تنتیس مرتبہ اللہ اکبر تنتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تنتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو تو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ (بخاری، جز8، صفحہ 80، حدیث 6318)

شرح: یہ تسبیح تو بہت بابرکت ہے اس میں کوئی شک نہیں مگر یہ ان کی مطلوبہ چیز سے کیسے بہتر ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس تسبیح پڑھنے والے کو اللہ پاک ایسی قوت دے گا کہ وہ خادم سے زیادہ کام

کر سکے گا یا اس کے لئے کام آسان ہو جائیں گے۔ یا یہ مطلب ہے کہ اس تسبیح کا فائدہ دنیا و آخرت میں ہے جبکہ خادم کا فائدہ صرف دنیا میں۔ (عمدۃ القاری، جلد 21، صفحہ 20)

حق دیکھا

81) مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الحَقَّ

ترجمہ: جس نے مجھے دیکھا تو تحقیق اس نے حق دیکھا۔ (بخاری، حدیث 6996)

شرح: اس حدیث کے چند معنی کیے گئے: ایک یہ کہ دیکھنے سے مراد ہے خواب میں دیکھنا اور حق سے مراد ہے واقعی دیکھنا باطل کا مقابل یعنی جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے واقعی مجھے دیکھا وہ شکل خیالی یا شیطانی نہیں میری ہے۔ دوسرے یہ کہ تا قیامت جو ولی بیداری میں مجھے دیکھے گا وہ مجھ ہی کو دیکھے گا۔ شیطان میری شکل میں اس کے سامنے نہ آئے گا۔۔ بعض لوگ اس حدیث کے معنی یہ کرتے ہیں کہ یہاں حق سے مراد رب تعالی کی ذات ہے اور معنی یہ ہیں کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے خدا تعالی کو دیکھ لیا کیونکہ حضور انور آئینہ ذات کبریا ہیں جیسے کہا جائے کہ جس نے قرآن مجید پڑھا اس نے رب سے کلام کر لیا یا جس نے بخاری دیکھی اس نے محمد بن اسماعیل کو دیکھ لیا اگرچہ بعض لوگ اس معنی کی تردید کرتے ہیں لیکن ہم نے جو توجیہ عرض کی اس توجیہ سے یہ معنی درست ہیں۔۔ الخ۔

(مرآۃ المناجیح، ج6، حدیث 4610)

قبولیت کا یقین رکھ کر دعا

82)اُدْعُوا اللّٰہَ وَأَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالإِجَابَةِ، وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاہٍ

ترجمہ: اللہ پاک سے قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے دعا مانگو اور جان لو کہ اللہ پاک غافل اور بے پرواہ دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔ (ترمذی،3479)

شرح: دعا کرتے وقت یہ یقین کر لو کہ رب تعالیٰ اپنے کرم سے میری یہ دعا ضرور قبول کرے گا اس میں لطیف اشارہ اس جانب بھی ہے کہ دعا کے وقت تمام شرائط قبول اور آداب دعا پورے کرو جس سے تمہارے دل کو قبولیت کا یقین خود بخود ہو جائے پھر ساتھ ہی اس کے کرم سے امید رکھو اللہ تعالیٰ آس والوں کو نا امید نہیں فرماتا اس کا نام ہے رجاء السائلین۔ قبولیت دعا کی بہت سی شرطیں ہیں، جن میں سے بڑی اہم شرط دل لگتا ہے اسی لیے خصوصیت سے اس کا ذکر فرمایا گیا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر دعا مانگنے کے وقت دل اور طرف ہو منہ اور طرف ہاتھ رب تعالی کی بارگاہ میں پھیلے ہوں، خیال بازار وغیرہ میں ہو تو دعا قبول نہیں ہوتی۔ قبولیت دعا اس شرط سے ہے کہ ہاتھ، زبان، دل دھیان سب کا مرکز ایک ہی یعنی بارگاہ الہی۔ (مرآۃ المناجیح، ج3، حدیث 2241)

موت ضروری ہے

83)وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مُسَاءَتَهُ

ترجمہ: جو مجھے کرنا ہوتا ہے اس میں کبھی میں تردد نہیں کرتا جیسے کہ میں اس مؤمن کی جان نکالنے میں توقف کرتا ہوں جو موت سے گھبراتا ہے اور میں اسے ناخوش کرنا پسند نہیں کرتا ادھر موت بھی اس کے لیے ضروری ہے (بخاری، جز8، صفحہ 105، حدیث6502)

شرح: سبحان اللہ! کیا نازو انداز والا کلام ہے یعنی میں رب ہوں اور اپنے کسی فیصلہ میں کبھی نہ توقف کرتا ہوں نہ تامل، جو چاہوں حکم کروں، مگر ایک موقعہ پر ہم توقف و تامل فرماتے ہیں وہ یہ کہ کسی ولی کا وقت موت آجائے اور وہ ولی ابھی مرنا نہ چاہے تو ہم اسے فورًا نہیں مار دیتے بلکہ اسے اولًا موت کی طرف مائل کر دیتے ہیں جنت اور وہاں کی نعمتیں اسے دکھا دیتے ہیں اور بیماریاں پریشانیاں اس پر نازل کر دیتے ہیں جس سے اس کا دل دنیا سے متنفر ہو جاتا ہے اور آخرت کا مشتاق پھر وہ خود آنا چاہتا ہے اور خوش خوش ہنستا ہوا ہمارے پاس آتا ہے، یہاں تردد کے معنے حیرانی و پریشانی نہیں کہ وہ بے علمی سے ہوتی ہے رب تعالٰی اس سے پاک ہے بلکہ مطلب وہ ہے جو فقیر نے عرض کیا موسیٰ علیہ السلام کی وفات کا واقعہ اس حدیث کی تفسیر ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام کو موت و زندگی کا اختیار دیا جاتا ہے وہ حضرات اپنے اختیار سے خوشی خوشی موت قبول کرتے ہیں اور یار خنداں رود بجانب یار کا ظہور ہوتا ہے۔ (مراۃ المناجیح، جلد3، حدیث2266)

میں نے رب کو دیکھا

84) رَأَيْتُ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلأُ الأَعْلٰى قُلْتُ: أَنْتَ أَعْلَمُ، قَالَ: فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ، فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ

ترجمہ: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب کو بہترین صورت میں دیکھا رب نے پوچھا کہ فرشتے مقرّب کس چیز میں بحث و مباحثہ کر رہے ہیں میں نے عرض کیا تو ہی زیادہ جانتا ہے نبی پاک ﷺ نے فرمایا تو اللہ پاک نے اپنا دست قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی تو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں تھا میں نے جان لیا۔ (دارمی، حدیث 2195)

شرح: مرقاۃ نے فرمایا کہ یہ حدیث حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسعت علم کی کھلی دلیل ہے، رب نے حضور علیہ السلام کو ساتوں آسمانوں بلکہ اوپر کی تمام چیزوں اور ساتوں زمینوں اور ان کے نیچے کی ذرہ ذرہ اور قطرے قطرے بلکہ مچھلی اور بیل جن پر زمین قائم ہے ان سب کا علم کُلّی عطا فرمایا۔ شیخ نے فرمایا کہ اس سے مراد تمام کلی جزئی علوم کا عطا فرمانا ہے۔ خیال رہے کہ اللہ نے اپنے حبیب کو گذشتہ موجودہ اور تا قیامت ہونے والی ہر چیز کا علم دیا کیونکہ زمین پر لوگوں کے اعمال اور آسمان پر ان اعمال کے لئے فرشتوں کے یہ جھگڑے تا قیامت ہوتے رہیں گے جنہیں حضور علیہ السلام آج آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اس حدیث کی تائید قرآن کی بہت سی آیات کر رہی ہیں، جن آیات میں علم کی نفی ہے وہاں علم ذاتی مراد ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج1, حدیث 725)

مقروض کو مہلت دینا

85) مَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

ترجمہ: جو تنگ دست پر آسانی کرے اللہ پاک دنیا و آخرت میں اس پر آسانی فرمائے گا۔

(ابن ماجہ، حدیث 2417)

شرح: جس مقروض کے پاس ادائے قرض کے لیے پیسہ ہو پھر ٹالے تو وہ ظالم ہے اسے قرض خواہ ذلیل بھی کر سکتا ہے اور جیل بھی بھجوا سکتا ہے، یہ شخص مقروض گنہگار بھی ہو گا کیونکہ ظالم گنہگار ہوتا ہی ہے۔

(مرآۃ المناجیح، جلد 4، حدیث 2907)

قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول

86) مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ

ترجمہ: غنی کا (استطاعت ہونے کے باوجود قرض کی ادائیگی میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔

(بخاری، جز 3، صفحہ 118، حدیث 2400)

شرح: مقروض کو معافی یا مہلت دے، غریب کی غربت دور کرے تو ان شاء اللہ دین و دنیا میں اس کی مشکلیں آسان ہوں گی۔ مرقاۃ میں فرمایا کہ اس حکم میں مؤمن کافر سب شامل ہیں۔ کافر مصیبت زدہ

کی مصیبت دور کرنے پر بھی ثواب مل جاتا ہے بلکہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک رنڈی نے پیاسے کتے کو پانی پلا کر جان بچائی اللہ نے اسے اسی پر بخش دیا۔ (مرآۃ المناجیح جلد 1 حدیث 204)

حضور ﷺ سے محبت کرنے والا

87)جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّكَ، قَالَ: انْظُرْ مَا تَقُولُ، فَقَالَ: وَاللهِ إِنِّي لأُحِبُّكَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَأَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا، لَلْفَقْرُ أَسْرَعُ إِلَى مَنْ يُحِبُّنِي مِنَ السَّيْلِ إِلَى مُنْتَهَاهُ

ترجمہ: ایک شخص نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو عرض کی بے شک میں آپ ﷺ سے محبت کرتا ہوں نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: غور کر لو جو تم کہہ رہے ہو تو اس نے کہا خدا کی قسم میں آپ ﷺ سے محبت کرتا ہوں تین بار کہا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو آلات جنگ کے ساتھ فقر کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ یقینا فقر مجھ سے محبت کرنے والے کی طرف سیلاب کا اپنے انتہائی مقام تک پہنچنے کے مقابلے میں تیزی سے آتا ہے۔

(ترمذی، حدیث 2350)

شرح: یہاں بھی فقیری سے مراد دل کی مسکینیت ہے اور دل کا محبت مال سے خالی ہو جانا ہے فقیری اور ناداری آفتوں کے برداشت کرنے پر تیار ہو جانا یعنی جسے اللہ میری محبت دیتا ہے اس کے دل سے محبت مال وغیرہ یک دم نکال دیتا ہے لہذا اس حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ بعض صحابہ بلکہ عہد فاروقی میں

سارے صحابہ بڑے مالدار تھے تو کیا انہیں حضور سے محبت نہ تھی ضرور تھی، ان سب کے دل محبت مال سے خالی تھے۔ یہاں مرقات نے فرمایا کہ دنیا میں بہت آفات انبیاء کرام پر آتی ہیں اور یہ ہے ان کا محب تو اس پر آفتیں آئیں گی۔ (مرآۃ المناجیح، جلد 7، حدیث 5252)

طلوع و غروب کے وقت نماز

88) یَنْهَى عَنِ الصَّلاَةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

ترجمہ: نبی پاک ﷺ طلوع شمس اور غروب شمس کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے۔ (بخاری، حدیث 1629)

شرح: تحقیق طلوع شمس کے وقت نماز کی ممانعت پر نبی پاک ﷺ سے احادیث تواتر کے ساتھ مروی ہیں جبکہ اباحت سے متعلق روایات متواتر نہیں، تو اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ ممانعت سے متعلق روایات متواتر ہونے کے سبب اباحت سے متعلق روایات منسوخ ہیں۔۔ یہاں حقیقت میں نسخ ہے کہ یہاں اباحت اور ممانعت کی روایات جمع ہو گئی ہیں اور ممانعت سے متعلق احادیث متواتر ہیں جبکہ اباحت سے متعلق نہیں اور یہ قاعدہ ہم سمجھ چکے ہیں کہ جب ممانعت اور اباحت جمع ہو جائے تو عمل ممانعت پر ہوتا ہے اور اباحت منسوخ ہو جاتی ہے۔ (عمدۃ القاری، ج5، ص49، دار احیاء التراث)

سرکہ بہترین سالن

89)أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدُمَ. فَقَالُوا: مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ وَيَقُولُ: «نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے سالن مانگا انہوں نے عرض کیا ہمارے پاس سرکہ کے سوا کچھ نہیں تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ہی منگایا اسے کھانے لگے اور فرماتے تھے سرکہ اچھا سالن ہے سرکہ اچھا سالن ہے۔ (مسلم، جز3، صفحہ 1622، حدیث 2052)

شرح: سرکہ طبی رو سے بہت مفید ہے سادہ ارزاں غذا ہے، حضرات انبیاء کرام نے عمومًا سرکہ کھایا ہے۔اس کے بہت فضائل حدیث شریف میں آئے ہیں۔عرب میں عمومًا کھجور کا سرکہ ہوتا ہے، ہمارے ملک میں رس انگور کا سرکہ ہوتا ہے گنے کے رس کا سرکہ بہت مروج ہے۔اس حدیث کی بنا پر بعض فقہاء نے فرمایا کہ سرکہ بھی سالن ہے جو کوئی سالن نہ کھانے کی قسم کھالے وہ سرکہ کھانے سے حانث ہو جائے گا اور اس پر قسم کا کفارہ لازم ہو گا مگر خیال رہے کہ قسم کا مدار عرف پر بھی ہوتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، جلد6، حدیث 4183)

حضور ﷺ نے یہودی سے غلہ خریدا

90) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اشْتَرَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيئَةٍ، فَأَعْطَاهُ دِرْعًا لَهُ رَهْنًا

ترجمہ: بی بی عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ایک یہودی سے کچھ غلہ ادھار لیا پھر اسے ایک زرہ بطور رہن دی۔ (مسلم، جز3، صفحہ1226، حدیث1603)

شرح: رہن کے معنی ہیں حبس یعنی قید کرنا روکنا شریعت میں گروی کو رہن کہتے ہیں۔ جس کی حقیقت یہ ہے کہ کسی کے حق کی وجہ سے اپنی کوئی چیز حقدار کے پاس رکھ دی جائے کہ جب یہ شخص حق دار کا حق ادا کر دے، اپنی چیز لے لے، رہن کا ثبوت قرآن شریف سے بھی ہے حدیث شریف سے بھی۔ چنانچہ رب تعالی فرماتا ہے: فرھن مقبوضة اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے کچھ قرض لیا اور اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھی حتی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت وہ زرہ گروی ہی تھی جو جناب صدیق اکبر نے چھوڑائی۔ (مرآۃ المناجیح، جلد4، صفحہ314)

سمندر میں جہاد کرنے والا پہلا لشکر

91) أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ البَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا

ترجمہ: سمندر میں جہاد کرنے والا میری امت کا پہلا لشکر جنتی ہے۔ (بخاری، حدیث4292)

شرح: نبی پاک ﷺ کی اس سے مراد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا لشکر ہے۔(عمدۃ القاری، ج14، ص198)

احد حضور ﷺ سے محبت کرتا ہے

92) أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

ترجمہ: احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

(بخاری، حدیث 1482)

شرح: اس حدیث سے چند ایمان افروز مسائل ثابت ہوئے: (۱) ایک یہ کہ تمام حسین صرف انسانوں کے محبوب ہوئے، حضور انور انسان، جنّ، لکڑی، پتھر، جانوروں کے بھی محبوب ہیں یعنی خدائی کے محبوب ہیں کیونکہ خدا کے محبوب ہیں (۲) دوسرے یہ کہ دوسرے محبوبوں کو ہزاروں نے دیکھا مگر عاشق ایک دو ہوں، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبیت کا یہ عالم ہے کہ آج ان کا دیکھنے والا کوئی نہیں اور عاشق کروڑوں ہیں۔ شعر

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردان عرب

تیسرے یہ کہ حضور انور کو پتھر کے دل کا حال معلوم ہے کہ کس پتھر کے دل میں ہم سے کتنی محبت ہے تو ہمارے دلوں کا ایمان، عرفان، محبت و عداوت وغیرہ بھی یقیناً معلوم ہے یہ ہے علم غیب رسول۔ چوتھے یہ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا عشق و محبت جتانے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں انہیں ہمارے حالات خود ہی معلوم ہیں، احد نے منہ سے نہ کہا تھا کہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں

یا آپ کا چاہنے والا ہوں۔پانچویں یہ کہ جس انسان کے دل میں حضور کی محبت نہ ہو وہ پتھر سے بھی سخت ہے، اللہ تعالیٰ حضور کی محبت نصیب کرے۔چھٹے یہ کہ حضور کی محبت ان کی محبوبیت کا ذریعہ ہے جو چاہتا ہے کہ حضور اس سے محبت کریں تو اسے چاہیے کہ حضور انور سے محبت کرے، دیکھو یہاں فرمایا کہ ہم بھی احد سے محبت کرتے ہیں۔ساتویں یہ کہ جو حضور انور کا محبوب بن گیا تو تمام عالم کا پیارا ہو گیا دیکھو آج احد پہاڑ ہر مؤمن کی آنکھ کا تارا ہے ایسے ہی آج وہ حضرات بھی حضور انور کے چاہنے والے بن گئے خلقت کے محبوب ہوگئے، ان کے آستانے مرجع خلائق ہوگئے، دیکھو حضرت خواجہ اجمیری، حضور غوث پاک، حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہم کے آستانوں کی رونقیں یہ اسی محبوبیت کی جلوہ گری ہے۔ (مرآۃ المناجیح، جلد4حدیث2746)

میرا مال میرا مال

93) يَقُولُ الْعَبْدُ: مَالِي مَالِي، وَإِنَّ مَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ: مَا أَكَلَ فَأَفْنَى، أَوْ لَبِسَ فَأَبْلَى، أَوْ أَعْطَى فَاقْتَنَى، وَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ

ترجمہ: بندہ کہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ اس کے مال صرف تین ہیں جو کھا کر ختم کردے یا پہن کر گلا دے یا دے تو جمع کر دے جو ان کے علاوہ ہے وہ تو جانے والا ہے اور وہ اسے لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے۔ (مسلم، حدیث2273)

شرح: فخر و تکبر کے انداز میں لوگوں سے کہتا رہتا ہے کہ یہ میرا مکان ہے، یہ میری جائیداد ہے، یہ میرا کنواں ہے، یہ میرا فلاں مال ہے یہ برا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ یقین رکھے کہ میں اور میرا مال سب اللہ تعالٰی کی ملک ہے میرے پاس چند روزہ ہے عارضی ہے۔ خیال رہے کہ جسے انسان اپنا مال کہے اس کا مال یعنی انجام نرا وبال ہے اور جو مال ذریعہ عبادت ہے وہ ذریعہ آمال ہے جس سے بہت امیدیں وابستہ ہیں۔ جو مال انسان کے کام آویں وہ صرف تین ہیں ان کے علاوہ سب دوسروں کے کام آتے ہیں۔

(مراۃ المناجیح، جلد 7، حدیث 5166)

چار چیزیں دیکھ کر نکاح

94) تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ

ترجمہ: عورت کے ساتھ چار وجہوں سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال کے سبب اور اس کے حسب کے سبب اور اس کے جمال کے سبب اور اس کے دین کے سبب اور تم دین والی کو ترجیح دے کر کامیابی حاصل کرو (اگر ایسا نہ کرو) تو تمہارے ہاتھوں کو مٹی لگے گی۔ (بخاری، حدیث 5090)

شرح: عام طور پر لوگ عورت کے مال، جمال اور خاندان پر نظر رکھتے ہیں ان ہی چیزوں کو دیکھ کر نکاح کرتے ہیں مگر تم عورت کی شرافت و دینداری تمام چیزوں سے پہلے دیکھو کہ مال و جمال فانی چیزیں ہیں دین لازوال دولت، نیز دیندار ماں دیندار بچے جنتی ہے۔۔۔ اگر تم ہمارے اس فرمان پر عمل نہ کرو تو

پریشان ہو جاؤ گے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو عورت کا صرف مال دیکھ کر نکاح کرے گا وہ فقیر رہے گا، جو صرف خاندان دیکھ کر نکاح کرے گا وہ ذلیل ہو گا اور جو دین دیکھ کر نکاح کرے گا اسے برکت دی جائے گی۔ (مراۃ المناجیح، جلد 5، حدیث 3080)

جہنم میں عورتیں

95) وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ

ترجمہ: میں نے جہنم میں جھانکا تو میں نے اکثریت عورتوں کی دیکھی۔ (بخاری، حدیث 5198)

شرح: اس کی وجہ ابھی بیان کر دی گئی کہ عورتیں ناشکری بے صبری زیادہ ہیں عورت بگڑ کر سارے گھر کو بگاڑ دیتی ہے اور سنبھل کر سارے گھر کو سنبھال لیتی ہے، بچہ کا پہلا مدرسہ ماں کی گود ہے۔ جنت دوزخ کا یہ داخلہ بعد قیامت ہو گا مگر حضور کی نگاہ شریف نے اسے ملاحظہ فرمالیا۔ ہمارے خواب و خیال سے بھی زیادہ تیز حضور کی نگاہ شریف ہے، ہم خواب و خیال سے اگلی آئندہ چیزیں دیکھ لیتے ہیں۔

(مرآۃ المناجیح، جلد 7، حدیث 5234)

شوہر کی ناشکری

96) یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّيْ أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ

ترجمہ: اے عورتو! صدقہ کیا کرو کیونکہ میں: میں جہنم میں تمہاری اکثریت دیکھی ہے انہوں نے عرض کیا حضور یہ کیوں؟ فرمایا تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو خاوند کی ناشکری ہو۔ (بخاری، حدیث 304)

شرح: فی الحال جہاد کے لیے صدقہ دو یا ہمیشہ صدقہ نفل دیا کرو کیونکہ صدقہ فرض میں عورتیں مرد برابر ہیں، یہاں صدقۂ فطر مراد نہیں کیونکہ یہ عید گاہ آنے سے پہلے ادا کر دیا جاتا ہے۔ خیال رہے کہ عورت اپنے مال سے صدقہ بہر حال دے سکتی ہے، خاوند کے مال سے اس کی اجازت سے دے خواہ صریحی اجازت سے ہو یا عرفی۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر اگلے پچھلے واقعات کو مشاہدہ فرماتی ہے، کیونکہ دوزخ میں داخلہ قیامت کے بعد ہو گا، مگر آج ہی دیکھ رہے ہیں جیسے کہ ہم خواب یا خیال میں اگلی پچھلی باتیں دیکھ لیتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ حضور باذن الٰہی جنتیوں اور دوزخیوں کو پہچانتے ہیں ان کی تعداد سے خبردار ہیں حالانکہ علوم خمسہ میں سے ہے۔ تیسرے یہ کہ نیک اعمال خصوصًا صدقہ عذاب کو دفع کرتا ہے۔ اسی لیے میت کو تیجہ، دسویں وغیرہ میں ایصال ثواب کیا جاتا ہے کہ اگر اس کی قبر میں آگ ہو تو اس سے بجھ جائے۔

(مرآۃ المناجیح، جلد 1، حدیث 19)

معراج کی شب دو پیالے

97) أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ، وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ، قَالَ جِبْرِيلُ: الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ، لَوْ أَخَذْتَ الخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ

ترجمہ: معراج کی شب حضور ﷺ کی بارگاہ میں دو پیالے پیش کئے گئے ایک شراب کا دوسرا دودھ کا تو آپ ﷺ نے ان دونوں کی طرف دیکھا اور دودھ کا پیالا لے لیا تو جبرائیل نے کہا: سب تعریفیں اس ذات کے لئے جس نے فطرت کی طرف آپ کی رہنمائی فرمائی اگر آپ شراب کا پیالہ لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ (بخاری، حدیث 4709)

شرح: فطرت پر رہنمائی سے مراد اسلام اور استقامت ہے۔ جبریل علیہ السلام کی حمد کرنے سے پتا چلا کہ نعمت کے ملنے پر حمد کرنا مستحب ہے۔ (عمدۃ القاری، جلد 21، صفحہ 164)

مرغ کی بانگ

98) إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَسَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا

ترجمہ: جب تم مرغ کی بانگ سنو تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو اس لئے کہ اس نے فرشتے کو دیکھا۔ (بخاری، حدیث 3303)

شرح: ظاہر یہ ہے کہ یہاں ہر مرغ کی ہر آواز مراد ہے جسے ہم مرغ کا اذان دینا کہتے ہیں۔ بعض لوگوں نے تہجد کے وقت کی مرغ کی آواز مراد لی، بعض نے صبح صادق کے وقت کی آواز مگر پہلے معنے زیادہ ظاہر ہیں کہ حدیث میں کوئی قید نہیں، مرغ کی ہر اذان پر دعا مانگنا چاہیے۔ یعنی مرغ رحمت کا فرشتہ دیکھ کر بولتا ہے، اس وقت کی دعا پر فرشتے کے آمین کہنے کی امید ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ عرش اعظم کے نیچے ایک سفید مرغ ہے اس کی آواز پر زمین کے مرغ بولتے ہیں۔

(مراۃ المناجیح، جلد4، حدیث2419)

نظر بد

99) أَكْثَرُ مَنْ يَمُوتُ مِنْ أُمَّتِي بَعْدَ قَضَاءِ اللهِ وَقَدَرِهِ بِالعَيْنِ

ترجمہ: اللہ پاک کے فیصلے، اور تقدیر کے بعد میری امت کی اکثریت نظر سے ہلاک ہوگی۔

(فیض القدیر، حدیث1385)

شرح: اس لئے کہ یہ امت یقین میں تمام امتوں پر فضیلت رکھتی ہے تو وہ اپنے نفس کو شہوات سے روکتے ہیں تو انہیں نظر کی آفت میں مبتلا کر دیا گیا اور قضا و قدر کا ذکر کیا حالانکہ ہر چیز انہی کے ذریعے ہوتی ہے تاکہ ان عربوں کا رد ہو جائے جو نظر کو موثر حقیقی سمجھتے تھے۔

(التیسیر بشرح الجامع الصغیر، ج1، ص200)

نہر کوثر کی آواز

100) اِذَا جَعَلتِ اُصبُعِیكِ فِی اُذُنَیكِ سَمِعتِ خَرِیرَ الكَوثَرِ

ترجمہ: اے عائشہ! جب تم اپنی انگلیوں کے پورے اپنے کانوں میں ڈالو گی تو تمہیں نہر کوثر کے بہنے کی آواز آئے گی۔

شرح: علامہ عبد الرؤوف مناوی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں: یہاں بی بی عائشہ رضی اللہ عنھا سے خطاب ہے اور انگلیاں داخل کرنے سے مراد انگلیوں کے پورے ہیں۔ اور جو شخص آب کوثر کے بہنے کی آواز سننا چاہتا ہے تو وہ کانوں میں انگلیاں ڈالے تو بعینہ نہیں بلکہ اس کی طرح کی آواز اس کے کانوں میں آئے گی۔ اور کوثر یہ نہر ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے اور اس سے جنت کی تمام نہریں پھلتی ہیں۔ (فیض القدیر، ج1، ص327)

(ایک سو شرعی مسائل کا مجموعہ حصہ 18)

الحمد للہ اب تک 44 کتابیں پی ڈی ایف کی صورت میں آچکی ہیں جن میں سے 8 اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے رسالوں کی تلخیص ہیں۔ رسالوں کے نام یہ ہیں:

(1) نبی ہمارے بڑی شان والے (تجلی الیقین)

(2) والدین مصطفی جنتی جنتی (شمول الاسلام)

(3) دافع البلاء (الامن والعلی)

(4) نبی مختار کل ہیں (منیۃ اللبیب)

(5) دیدار خدا (منیۃ المنیۃ)

(6) نور مصطفی (صلات الصفا)

(7) سایہ نہیں کوئی (نفی الفیئ)

(8) رحمت کا سایہ (قمر التمام)

باقی کتابوں کے نام یہ ہیں:

(9) خلاصہ تراویح (30 پاروں کا اردو خلاصہ)

(10) ھدایۃ البریۃ فی شرح الاربعین النوویہ (اربعین نوویہ کا اردو خلاصہ)

(11) اعلی حضرت اور فن شاعری

(12) غزوہ بدر اور فضائل اہل بدر

(13) جنت البقیع میں آرام فرما چند صحابہ کرام

(14) درس سیرت

(15) پیارے نبی کے پیارے نام

(16)الادعیۃ النبویۃ من الاحادیث المصطفویہ (نبوی دعائیں)

(17)قواعد المیراث

(18)شان صدیق اکبر

(19)خلافت فاروق اعظم

(20)فیضان عثمان غنی

(21)سیرت عبد اللہ شاہ غازی

(22)قیام پاکستان اور علماء اہلسنت

(23)واقعہ کربلا (مختصر)

(24)عدت اور سوگ کے احکام

(25)رزق حلال کے فضائل اور حرام کی نحوستیں

(26)امیر اہلسنت اور فن شاعری

(27)100 شرعی مسائل کا مجموعہ (حصہ 1)

(28)100 شرعی مسائل کا مجموعہ (حصہ 2)

(29)100 شرعی مسائل کا مجموعہ (حصہ 3)

(30)100 شرعی مسائل کا مجموعہ (حصہ 4)

(31)100 شرعی مسائل کا مجموعہ (حصہ 5)

(32)100 شرعی مسائل کا مجموعہ (حصہ 6)

(33)100 شرعی مسائل کا مجموعہ (حصہ 7)

(34)100 شرعی مسائل کا مجموعہ (حصہ 8)

(35)100 شرعی مسائل کا مجموعہ (حصہ 9)
(36)100 شرعی مسائل کا مجموعہ (حصہ 10)
(37)100 شرعی مسائل کا مجموعہ (حصہ 11)
(38)100 شرعی مسائل کا مجموعہ (حصہ 12)
(39)100 شرعی مسائل کا مجموعہ (حصہ 13)
(40)100 شرعی مسائل کا مجموعہ (حصہ 14)
(41)100 شرعی مسائل کا مجموعہ (حصہ 15)
(42)100 شرعی مسائل کا مجموعہ (حصہ 16)
(43)100 شرعی مسائل کا مجموعہ (حصہ 17)
(44)100 شرعی مسائل کا مجموعہ (حصہ 18)

نوٹ:ان کتابوں کو حاصل کرنے کے لئے اس نمبر پر واٹس ایپ کریں
03333231223